پُر اُمید مستقبل

BILLY GRAHAM

از:- بلی گراھم

پُراُمید مستقبل

از: ڈاکٹر بلی گراہم

ترجمہ: وکلف اے سنگھ

ناشرین

ایم۔ آئی۔ کے، ۳۶ فیروزپور روڈ لاہور

بار ------------------- دہم

تعداد ------------------- پانچ سو

قیمت ------------------- ۹ روپے

۲۰۰۴ء

مینیجر ایم۔ آئی۔ کے ۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور نے مکتبۂ جدید پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

Copyright (c) Billy Graham Evangelistic Association.
Used by permission.

پہلا باب

مُستقبل کی اُمید

موجودہ زمانے میں ہر جگہ "سلامتی اور امن" کی دُہائی دی جا رہی ہے اور امن کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں لیکن بائبل مُقدس اس کے برعکس بتاتی ہے کہ ہلاکت و بربادی منہ کھولے بیٹھی ہے (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۳)۔ امن کی فاختہ اب بھی اتنی ہی بلندی پر محوِ پرواز ہے جتنی کہ پہلے تھی۔

خداوند مسیح انسانی دل میں نفرت، حسد اور لالچ کی موجودگی سے بخوبی آگاہ تھے، اسی لئے انہوں نے پیشینگوئی کی کہ آخری وقت تک لڑائیوں کی افواہوں اور جنگ وجدل کا بازار گرم رہے گا (متی ۲۴:۶)۔ متعدد مضامین لکھے جا رہے اور تقاریر کی جا رہی ہیں جن سے دنیا کی آخرت کا اشارہ ملتا ہے۔ لوگ حیران ہیں کہ "کیا دنیا کا خاتمہ قریب ہے؟ یہ کیسے وقوع میں آئے گا؟ تاریخ کا اختتام کیسے ہوگا؟ اس کے بعد کیا ہوگا؟ کیا دنیا کی آخرت کے بعد بھی کوئی زندگی ہے؟"

سادہ لوح عوام

یہ جاننے کے شوق میں کہ آئندہ کیا ہوگا، بہت سے تاجر، سیاستدان،

مزدور رہنما اور نلمی ستارے ماہرینِ علم نجوم سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ حال ہی میں یونیورسٹی کے ایک ماہر نفسیات نے کہا[1] "اس بے یقینی کے زمانہ میں لوگ جواب تلاش کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔" وہ ہر اُس شخص سے رجوع کرنے لگتے ہیں جو تھوڑا سا بھی دعوے کرتا ہے کہ وہ مستقبل کا علم رکھتا ہے۔

اکثر جوتشی اور نجومی وہی پیشینگوئی کرتے ہیں جو لوگ سُننا چاہتے ہیں۔ وہ ایک ایسے مستقبل کی تصویر کھینچ رہے ہیں جہاں سائنسی مشین اور ادویات دنیا کے اکثر مسائل حل کر چکے ہوں گے۔ لیکن وہ ایک نہایت اہم پہلو کو نظر انداز کر رہے ہیں یعنی انسان کی اخلاقی کمزوری، اس کی خود غرضی، اُسکا قانون شکنی کا رجحان اور اُس کی دوسروں سے نفرت اور عداوت۔ انسان کی شخصیّت کے اس بدنما پہلو کو بُری طرح نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انسان کی جھگڑالو، خود غرض اور نفس پرست سرشت کو جو تمام جرائم جنگ اور بدی کی جڑ ہے اور جو تاریخ کے ہر زمانہ میں ممالک اور تہذیب و تمدّن کو تباہ کرتی آ رہی ہے قطعی بُھلا دیا گیا ہے۔ کوئی شخص بھی زمین پر جنت قائم کرنے کی خوش فہمی کو بدمزہ نہیں کرنا چاہتا۔

ترقّی کی بجائے تنزّلی

اسی وجہ سے بائبل مُقدّس کی پیشینگوئیاں سائنسی پیشینگوئیوں کے قطعی برعکس ہیں۔ بائبل مُقدّس انسان کی پست سرشت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے پیشنگوئی کرتی ہے کہ دُنیا لاقانونیت اور ایسی دہشت انگیز ابتری کی طرف دوڑی جا رہی ہے کہ صرف خدا ہی مداخلت کر کے

نسلِ انسانی کو محفوظ و مامون رکھ سکتا ہے۔ پولس رسول جس کا دل رُوح القدس کی روشنی سے منوّر تھا فرماتا ہے کہ "یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں بُرے دن آئینگے کیونکہ آدمی خود غرضی، زردوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے نافرمان، ناشکر، ناپاک، طبعی محبت سے خالی، سنگدل، تہمت لگانے والے، بے ضبط، تُند مزاج، نیکی کے دشمن، دغاباز، ڈھیٹھ، گھمنڈ کرنے والے، خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ عزیز رکھنے والے ہوں گے" (۲۔ تیمتھیس ۳: ۱-۴)۔

جب شاگردوں نے خداوند مسیح سے دریافت کیا کہ "ہمکو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟" تو اُنہوں نے بھی انہی خطوط پر جواب دیا۔ مستقبل میں سائنسی کامیابیوں کے باعث ابدی امن و سلامتی قائم ہونے کی امید کی بجائے یہ بتایا کہ اُن کی آمدِ ثانی کے وقت تک دنیا میں ابتری اور مصیبتوں کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ اُنہوں نے فرمایا "قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی" (متّی ۲۴: ۷)۔ بائبل مُقدّس کہتی ہے کہ تکالیف اور مصائب کا یہ سلسلہ نسلِ انسانی کو یونہی پریشان کئے رکھے گا تاوقتیکہ وہ "ابنِ آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے" نہ دیکھ لے (لُوقا ۲۱: ۲۷)۔

روزِ محشر سے پیشتر آگاہی

خدا انسان کی عدالت کرنے سے پیشتر اُسے آگاہ کرتا ہے۔ اُس نے سدوم کے باشندوں کو تباہ کرنے سے پہلے آگاہ کیا۔ اُس نے نینوہ،

یروشلیم اور نوحؔ کے زمانہ کے لوگوں کو بھی پہلے سے جتا دیا تھا۔
اب جو کچھ نوحؔ کے زمانہ میں ہوا وہی کچھ تاریخ کے اختتام پر پھر دُہرایا جائے گا۔ چنانچہ مسیح خداوند نے فرمایا "جیسا نوحؔ کے دنوں میں ہُوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا" (متی ۲۴: ۳۷)۔ یہ دونوں واقعات اپنے بہت سے پہلوؤں میں مِلتے جُلتے ہوں گے۔ یہ نہ صرف ابتری کی وسعت اور مصیبت کی عالمگیری بلکہ آگاہی اور راہِ نجات کے لحاظ سے بھی کافی حد تک مِلتے ہوں گے۔ خدا کے فرمان کے مطابق نوحؔ ۱۲۰ سال تک منادی کرتا رہا۔ اُس عرصہ میں اُس نے لوگوں کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور خدا کی طرف پھرنے کی ترغیب دی لیکن انہوں نے اُس کا تمسخر اُڑایا۔ پھر وقت پُورا ہو گیا اور عجیب وغریب باتیں وقوع پذیر ہونے لگیں۔ پہلی مرتبہ آسمان پر بادل چھا گئے، حیوان جمع ہونے شروع ہو گئے اور مینہ برسنے لگا۔ یسوؔع نے فرمایا "طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا" (لوقا ۱۷: ۲۷)۔ اگر انسان توبہ نہیں کرتا تو اِسی طرح کے تباہ کُن اور عالمگیر اثرات کے حامل واقعات پھر ظہور میں آئیں گے۔

پطرسؔ رسول رقمطراز ہے کہ "یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے اور کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں اُس وقت سے اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شروع سے تھا" (۲۔ پطرس ۳: ۳، ۴)۔
پطرسؔ رسول پھر آگاہ کرتا ہے کہ "خداوند کا دن چور کی طرح آجائیگا۔

اُس دن آسمان بڑے شور و غُل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرامِ فلک حرارت کی شدّت سے پگھل جائیں گے ۔ اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے" (۲۔پطرس ۳ : ۱۰) ۔

عالمگیر منادی

لیکن مسیح نے ایک اور دلچسپ بات بھی کہی اور وہ یہ کہ "بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا (متی ۲۴ : ۱۴) ۔ فی زمانہ ہم تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ دیکھ رہے ہیں کہ انجیل کی خوشخبری کی منادی عالمگیر سطح پر اس طور سے ہو رہی ہے کہ دُنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی یعنی اب ریڈیو، چھاپے خانے اور ٹیلی وِژن کو منادی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ یہ زمانہ کی آخرت کا ایک نشان ہے ۔ بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ دنیا پر جو حادثہ گزرنے والا ہے، اُس سے صرف وہی لوگ بچیں گے جو یسوؔع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں ۔

ہم کیمیاوی اشیاء سے نہیں بلکہ یسوؔع مسیح کے وسیلہ سے بچتے ہیں اور نہ سرور انگیز ادویات سے جو ذہن و قلب میں ہیجان بپا کر دیتی ہیں بلکہ مسیح کی وساطت سے اپنے دل و دماغ کو خدا کی مرضی مطابق ڈھالتے اور اُس کی صلیب کی معرفت معافی کو قبول کرنیکے سے ۔ انسان صرف مسیح کی معرفت ہی اپنے پریشان کن خیالات اپنی کمینہ اور بیہودہ عادات سے جو متعدد اشخاص کے لئے سمِ قاتل ثابت ہو رہی ہیں نجات پا سکتا ہے اور اُس کے بیمار ذہن اور جسم

کو صحت مل سکتی ہے۔

لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ اِس میں مستقبل کی بھی اُمید پائی جاتی ہے۔ بائبل مُقدّس بتاتی ہے کہ خدا زمین پر فردوس قائم کرے گا۔ بہت جلد ایک نیا اور شاندار سماجی نظام قائم کیا جائے گا لیکن یہ اپنی آمدِ ثانی پر یسوع مسیح خود قائم کریں گے۔ کیا آپ اِسکے لئے تیار ہیں؟ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا "اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابنِ آدم آجائیگا" (متی ۲۴:۴۴)۔ کیا آپ تیار ہیں؟

دوسرا باب

بامقصد زندگی

اِس جہان میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو شکست خوردہ اُلجھی ہوئی اور پریشان زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہزاروں گناہ کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہزاروں شراب نوشی، بدکاری اور دیگر سنگین جرائم کے عادی بنے ہوئے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کے لئے ہمارے پاس ایک پیغام ہے۔ ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایسے تمام لوگوں تک مسیح کی خوشخبری پہنچائیں اور رُوح القدس کی قدرت سے اُنہیں راہِ راست پر لے آئیں۔

دل کی تبدیلی ہم خود نہیں لا سکتے۔ یہ خدا کا کام ہے اور اُس وقت وقوع میں آتی ہے جب ایک شخص برضا و رغبت خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری کو قبول کرتا ہے۔ مبشر کا کام یہ ہے کہ جس طرح کسان زمین میں بیج بوتا ہے وہ بھی کلامِ مُقدّس کا بیج دلوں میں بوتا جائے۔ کسان بیج کو اُگا نہیں سکتا اور نہ اُس پر سورج چمکا سکتا ہے۔ یہ خدا کا کام ہے۔ بعینہٖ اگر انسانی دل میں کلامِ پاک کا بیج بو دیا جائے اور تمام لوازم مہیّا ہوں تو خدا اُس بیج کو اُگائے اور بڑھائے گا، یہاں تک کہ وہ شخص روحانی بلوغت تک پہنچ جائے۔

جونہی کوئی مسیح کے پاس آتا ہے تو نئی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ پہلے وہ غلط سمت کی طرف گامزن ہوتا ہے لیکن اب صحیح راستے پر چلنے لگتا ہے۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ مسیح کی صورت پر ڈھلنے لگتا ہے۔ بائبل مقدس فرماتی ہے کہ "ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے ہیں جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا" (افسیوں ۲: ۱۰)۔

رُوحانی پختگی تک پہنچنا آسان نہیں

موجودہ دور میں تمام دُنیا جس مسئلہ کے خلاف جدوجہد کر رہی ہے وہ سیاسی، رُوحانی اور سماجی ناپختگی ہے۔ پختگی تک پہنچنے کی کوشش عموماً آسان نہیں ہوتی۔ اِس جدوجہد میں ہر قدم پر مسائل اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو مشکلات سماجی انقلابات میں پیش آتی ہیں وہی رُوحانی دنیا میں بھی درپیش ہوتی ہیں۔ جب کوئی مسیح کو قبول کرتا ہے تو ممکن ہے کہ اُسے ایسی رکاوٹوں، اُلجھنوں اور مسائل کا سامنا کرنا پڑے جن سے اُس کا سابقہ اِس سے پیشتر کبھی نہ پڑا ہو۔ تبدیلی تو باطن میں واقع ہو سکتی ہے لیکن اِس نئی زندگی میں ڈھلنا اتنا آسان نہیں ہوتا، تاہم آپ اِس کام میں تنہا نہیں ہوتے۔

کلامِ مُقدّس میں مرقوم ہے کہ جب کوئی مسیح کو قبول کرتا ہے تو رُوح القُدس اُس کی مدد کے لئے فوراً اس کے دل میں آجاتا ہے۔ ممکن ہے آپ کو روحانی پختگی تک پہنچنے کے لئے چند ماہ لگیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کئی سالوں تک جدوجہد کرنی پڑے۔ بعض ایسے

لوگ بھی ہیں جنہوں نے مسیح کو قبول کیا لیکن روحانی بلوغت تک کبھی نہیں پہنچے۔ وہ ساری عمر کلیسیا میں شامل رہے لیکن مضبوط ایمان مسیحی نہیں بنے۔ وہ اب تک رُوحانی طور پر بچے ہیں اور "مسیح میں نوزاد" متصوّر ہوتے ہیں۔ وہ کلامِ پاک سے بہت کم واقف ہیں۔ ان کے دلوں میں دُعا مانگنے کی خواہش بہت کم ہوتی ہے اور اُن کی روزمرّہ کی زندگی میں مسیحی خصوصیات بہت کم نظر آتی ہیں۔

آئیے ہم چند لمحات کے لئے "رُوحانی پختگی" پر سوچیں۔ بے شک صرف خداوند یسوؔع مسیح ہی ایک ایسے شخص تھے جو کامل روحانی پختگی کے مالک تھے۔ اِن کا کردار وگفتار ایسا تھا جیسے ایک صالح انسان کا ہونا چاہیئے۔ اُن کا رویّہ اور طرزِ زندگی ہر لحاظ سے معیاری تھا۔ اُنہوں نے گنہگار دنیا کے گناہوں کو پاک نگاہ سے دیکھا، لیکن وہ نہ تو پژمردہ ہُوئے اور نہ مایوس۔ اُنہوں نے نا اُمید دنیا کو یہ کہہ کر حوصلہ دیا کہ "میں اِس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں" (یُوحنا ۱۰ : ۱۰)۔ دُنیا جو تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی مسیح اُس کے لئے روشنی کا مینار بن کر آئے اور اُن کی روشنی نے اِس دُنیا پر سے جو اپنا راستہ بھُول چکی تھی مایوسی کے تاریک بادلوں کو ہٹا دیا۔

بے مقصد زندگی

فی زمانہ انسان کے دل پر خوف وہراس کا غلبہ ہے۔ ہم کہیں بھی جائیں مایُوسی اور نااُمیدی کا سایہ نظر آئے گا۔ یہ اخبارات کی

سُرخیوں میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ ہم اِسے مُصیبت زدہ انسان کے ماتھے کی گہری شکنوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ انسان کے کاملیت تک پہنچنے کی لاحاصل مساعی میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ہم اِسے انسان کے بے مقصد زندگی بسر کرنے میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری فضا میں مایوسی ہی مایوسی رچ بس گئی ہے جس نے لاتعداد لوگوں کو زندگی کے لُطف سے محروم کر رکھا ہے۔

ہماری دنیا کی حالت اُس شخص جیسی ہے جو کینسر کی بیماری میں مُبتلا ہو۔ جب بدن کے ایک حصّہ میں کینسر پر قابُو پا لیا جاتا ہے تو اکثر وہ دوسرے حصّے میں پھُوٹ پڑتا ہے۔ دنیا کے رہنما اپنے تدبّر اور لیاقت سے بیماری کی علامتیں ہی دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مرض کی جڑ کی تشخیص سے قاصر رہتے ہیں۔

وہ کونسی خفیہ طاقت ہے جس نے اقوامِ عالم کو ایک دوسرے کے خوُن کا پیاسا بنا رکھا ہے؟ ہم کیوں دوسروں سے جو ہماری طرح لباس نہیں پہنتے ہماری طرح سوچتے نہیں، ہماری مانند دکھائی نہیں دیتے اور ہماری طرح کام نہیں کرتے نفرت کرتے ہیں؟ دُنیا کے راہنما کیوں لاکھوں انسانوں کی زندگیوں سے کھیلتے اور اُنہیں جنگ کے خوف میں مبتلا رکھتے ہیں؟ وہ کونسی شیطانی قوت ہے جو نوعمر بچّوں کو کھیلنے کودنے کی عمر میں جرائم، شہوت پرستی اور بے لگام زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتی ہے وہ کونسی قدرت ہے جو خاندانوں میں نفاق ڈالتی ہے جس کے زیرِ اثر مرد اپنی بیوی اور پیارے پیارے بچّوں کو چھوڑ کر دوسری عورت کے پیچھے بھاگنے لگتا ہے؟ اکثر لوگ پریشان ہیں کہ دُنیا کو کیا ہو گیا ہے؟ بائبل

مُقدّس یہ بتاتی ہے کہ انسان کا رویّہ درست نہیں ۔ وہ کہتی ہے کہ "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لا علاج ہے" (یرمیاہ ۱۷:۹)۔ وہ گناہ کے باعث ٹیڑھی راہ اختیار کئے ہُوئے ہے ۔

گُناہ کا واحد علاج

اکثر لوگ لفظ "گناہ" سے نفرت کرتے ہیں ۔ بے شک یہ لفظ خوشگوار تو نہیں اور نہ ہی کینسر اور کوڑھ گوارا ہیں ۔ یہ سب ہمیں موت کی یاد دلاتے ہیں ۔ یہ سب مایُوسی پیدا کرتے ہیں ۔ یہ ہم سے اُمید چھین لیتے ہیں ۔ لیکن وہ لوگ جو گناہ کی بیماری میں مبتلا ہیں ان کے لئے اُمید ہے ۔ یاد رہے کہ گناہ کینسر اور کوڑھ سے زیادہ خطرناک ہے لیکن اس کے باوجود بھی اُمید ہے ۔ گناہ کا علاج موجود ہے ۔ اس کے ہر نشان کو مٹایا جا سکتا ہے ۔ خدا نے ایک خاص دوا مہیّا کی ہے جس کے ذریعہ سے کوئی شخص خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو برف کی مانند سفید ہو سکتا ہے ۔

دنیا میں ایسے بے شمار لوگ ہیں جن کے بدنوں پر گناہ کی بیماری نے قبضہ کر رکھا ہے ۔ اُن کا ذہن رُوحانی سچائیوں کی طرف سے کُند اور تکبّر اور نفسانی خواہشات کے باعث آلودہ ہو چکا ہے ۔ اُن کا ضمیر مُردہ اور ارادہ مفلوج ہو چکا ہے ۔ جو کام وہ کرنا چاہتے ہیں اُسے کرنے کی قوّت اپنے آپ میں نہیں پاتے ۔ وہ سرگرم مسیحی زندگی تو بسر کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ انہیں ناممکن نظر آتا ہے ۔ اُنہیں مسیح کی بلند تعلیم اپنی رسائی سے باہر معلوم ہوتی ہے ۔

بائبل مُقدّس ہمیں ایمان کا ایک ایساپُل کو دکھاتی ہے جو مایوسیوں کی وادی سے ہوتا ہُوا مسیح میں پُرفضل اُمید کی بلند و بالا جلالی پہاڑیوں تک پہنچتا ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ ہم مسیح میں شامل ہو سکتے ہیں۔ "تم جو پہلے دُور تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو۔ کیونکہ وہی ہماری صلح ہے .... چنانچہ اُس نے اپنے جسم کے ذریعہ سے .... صلیب پر دشمنی کو مٹا کر اور اس کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملا دیا (افسیوں ۱۳:۲، ۱۶)۔ اگر ہم خدائے ذوالجلال کے نزدیک راست و پاک ٹھہرنا چاہتے ہیں تو صلیب ہی وُہ پُل ہے جس پر سے ہمیں گذرنا ہوگا جیساکہ ایک گیت نویس رقمطراز ہے :-

ایک چشمہ شافی جاری ہے مسیح کے لہُو کا
جو اُس میں غسل پاتا ہے وہ صاف ہو جائیگا

آپ کو قوّت کی ضرورت ہے

لیکن شائد آپ یہ کہیں کہ "میں نیک کام کرنے کی کوشش کرونگا۔ میں اپنی تمام قوّتِ ارادی اور اپنا طرزِ زندگی بدل دُوں گا۔" بے شک یہ خیال تو اچھا ہے لیکن لاحاصل ہے۔ کیا ایک لاش یہ کہہ سکتی ہے کہ "میں اپنی کوشش سے اِس کفن سے باہر آجاؤں گی اور پھر زندہ انسان بن جاؤں گی"؟ آپ کو ایک ایسی قوت کی ضرورت ہے جو آپ کی اپنی نہیں اور وہ قوّت مسیح کی صلیبی موت اور اُنکا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔

صلیب کے علاوہ اور کوئی آپ کا خدا سے میل ملاپ نہیں کرا سکتا۔ ماسوا صلیب، اور کوئی شے انسان کے دل کو ابدی اطمینان نہیں دے سکتی۔

ملبورن شہر کا ایک بڑا کامیاب تاجر اپنی بیوی بچّوں کو چھوڑ کر کسی دوسری عورت کے ساتھ رہنے لگا۔ اب وہ شراب میں غرق رہتا اور نتیجۃً اُس کی تجارت کو زوال آنے لگا۔ ایک رات وہ ہماری میٹنگ میں آیا اور مسیح یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ اب اُس کی رُوح کو سکون مِل گیا اور اُس کے ضمیر کی خلش ختم ہوگئی۔ اُس کے بیوی بچوں نے بھی اُسے خوشی خوشی قبول کر لیا۔ بعد ازاں اُس نے مجھے بتایا کہ "وہ کام جو ڈاکٹر، ماہرِ نفسیات، مذہبی نمود و نمائش اور قوانین نہ کر سکے، مسیح نے پلک جھپکتے میں کر دیا۔ اب مجھے بڑا اطمینان حاصل ہے۔" پھر اُس نے ایک بات ایسی کہی جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ اُس نے کہا "مسیحی ہونا بڑا مسرّت بخش تجربہ ہے۔"

خُدا نے وعدہ کیا ہے

ایک طوائف ایک دن اپنے چند دوستوں کے ساتھ محض شغل کے طور پر ہماری میٹنگ میں آئی۔ میٹنگ کے بعد وہ ٹھہری رہی تاکہ اُس کے گناہ برّہ کے خون میں دُھل جائیں۔ بعد ازاں اُس نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا "میرے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ میرے گناہ جو سیاہ ترین تھے وہ دُھل کر برف کی مانند سفید ہو گئے ہیں۔ تاہم میں جانتی ہوں کہ یہ حقیقت ہے کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے۔" اب

وہ ایک دفتر میں کام کر رہی ہے اور مسیحی خدمت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صرف خداوند یسوع مسیح ہی کسی شخص میں اِس قسم کی تبدیلی لا سکتا ہے۔

امریکہ کی شاہراہ نمبر I جنوبی علاقہ میں ایک خطرناک دلدل سے گذرتی ہے۔ بے شمار جانیں اِس علاقہ میں ختم ہو چکی ہیں کیونکہ یہاں بڑے بڑے سانپ اور مگرمچھ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ فرض کریں کہ ایک ڈرائیور اِس دلدل سے گذرنے کا راستہ دریافت کرتا ہے۔ اُسے بتایا جاتا ہے کہ اِس دلدل سے گذرنے کا صرف ایک ہی محفوظ راستہ ہے اور وہ شاہراہ نمبر I ہے اور یہ سڑک بڑے خرچ اور قربانیوں سے تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ مسافر آزاد طبیعت کا مالک ہے اس لئے خطرے سے آگاہ ہونے کے باوجود بھی وہ شاہراہ کو چھوڑ کر شارٹ کٹ اختیار کرتا ہے۔ بعد ازاں اگر آپ کو یہ خبر ملے کہ وہ بے وقوف مہم جو ہلاک ہو گیا ہے تو آپ اُس کی حماقت پر ہی افسوس کریں گے۔ اگر کوئی کسی خطرناک علاقہ سے گذرنے کے لئے محفوظ راستہ اختیار نہیں کرتا تو یہ خودکشی کے مترادف ہے۔

آپ کو کسی اور کی مدد کی ضرورت ہے

بے شک زندگی خطرات سے پُر ہے۔ ہر گاہ اخلاقی آلودگی کی ٹھوکریں کھڑی ہیں جو رُوح کے لئے خطرہ پیدا کرتی رہتی ہیں۔ اِن حالات میں ایک بات یقینی ہے کہ اگر ہم دلی اطمینان اور با مقصد زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کسی کی مدد کی ضرورت ہو گی۔ بائبل مُقدّس

فرماتی ہے کہ خدا تک رسائی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ صلیب ہے۔ صلیب ہی سے مسیحی ایمان میں پختگی کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ صلیب ہی ہے جہاں سے ہمیں وُہ قوّت مِلتی ہے جو ہمیں خُدا کی مرضی بجالانے اور اُس کے بیٹے کے ہم شکل بننے میں مدد دیتی ہے۔ آپ خود اپنی مدد نہیں کر سکتے۔ آپ نہ تو ان عادات پر جن کے آپ غلام ہیں غالب آسکتے اور ان زنجیروں کو توڑ سکتے ہیں جو آپ کو باندھے ہُوئے ہیں۔ آپ کو کسی اور شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ آپ کو مسیح کی ضرورت ہے اور جب وہ کسی انسان کے دل میں آجاتے ہیں تو وہ کام شُروع ہوجاتا ہے جیسے بائبل مُقدّس میں تقدیس یا پاکیزگی کہا گیا ہے۔ آپ فضل اور مسیح کے عرفان میں ترقی کرنے لگتے ہیں اور یوں آپ روحانی پختگی کی طرف گامزن ہوجاتے ہیں۔ آپ روز بروز خدا کے بیٹے مسیح یسوع کی صورت پکڑتے جاتے ہیں۔ خدا کا اپنے ہر فرزند کے لئے خاص مقصد یہ ہے کہ وہ اُس کے مبارک بیٹے کی صورت کے مشابہ ہوجائے۔ بے شک اِس وقت تو ہم کامل پختگی حاصل نہیں کرسکتے۔ کامل روحانی بلوغت تک ہم اِس وقت ہی پہنچیں گے جب ہم مسیح کے جلال میں داخل ہونگے۔ لیکن اِس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم غفلت کریں بلکہ ہم کو ہر روز مسیحی زندگی میں ترقی کرتے رہنا ہے۔ ہم میں متعدد ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے اب تک روحانی ترقی نہیں کی۔ وہ صلیب کے پاس نہیں آئے۔ انہوں نے توبہ نہیں کی اور نہ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا ہے۔ وہ رُوح سے پیدا نہیں ہُوئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ وہ ابھی اور اِسی

وقت قدم اُٹھائیں ۔ آپ اپنی زندگی مسیح کو کیوں نہیں دیتے تاکہ وہ آپ کی زندگی کی سمت تبدیل کر دے اور آپ روحانی پختگی میں بڑھنا شروع کر دیں ۔ یہ تمام دنیا کی ضرورت ہے ۔ یہ آپ کے خاندان کی ضرورت ہے ۔ یہ آپ کی ضرورت ہے اور مزید یہ کہ یہ آپ کی واحد اُمید ہے ۔

تیسرا باب

خُدا کی مُحبّت

بائبل مُقدّس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی عظیم اور غالب صفت "محبت" ہے۔ خدا کی محبت اور معافی کا وعدہ قطعی یقینی ہے۔ لیکن جس طرح لفظ "سمندر" سے سمندر کی حقیقی وسعت اور خوبصورتی ظاہر نہیں ہوتی تاوقتیکہ اُس کا خود مشاہدہ نہ کریں اُسی طرح خدا کی محبت ہے۔ جب تک کوئی شخص اس کا تجربہ نہ رکھتا ہو وہ اِس کے عجائب سے ناواقف رہے گا۔

اگر خدا کی محبت آڑے نہ آتی تو ہم میں سے کسی کے لئے بھی آئندہ زندگی کی اُمید نہ ہوتی۔ لیکن خدا محبّت ہے اور وہ ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے۔

چونکہ خدا قدّوس ہے اس لئے وہ گناہ کو تو برداشت نہیں کر سکتا لیکن وہ گنہگاروں کو پیار کرتا ہے۔ عادل خدا گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ لیکن چونکہ آسمانی باپ کی محبت اور اُس کے عدل میں چولی دامن کا ساتھ ہے اِس لئے اُس نے اپنے بیٹے کے کفّارہ کے ذریعہ ہمارے گناہوں کی معافی کا انتظام کیا ہے۔ "خدا اپنی محبّت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو

مسیح ہماری خاطر مُوا" (رومیوں ۵: ۸) ۔
ہمارا خدا شریعت کا خدا ہے جس نے یہ جانتے ہُوئے بھی کہ ہم نے ہر قدم پر اس کی شریعت کی عدولی کی ہے ہم سے محبّت رکھی اور اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمیں مخلصی دلانے کو بھیجا اور ہمارے دلوں میں زندگی کی رُوح کی شریعت ڈالی ۔ خدا کی محبّت بھری آنکھیں گناہ کے بوجھ تلے دبے اور لڑکھڑاتے ہُوئے انسان کا شروع زمانہ ہی سے تعاقب کرتی آرہی ہیں ۔

خُدا کو رشک نہیں

بنی نوع انسان کے لئے خدا کی کامل اور بے بیان محبّت کا سب سے بہتر اظہار مسیح کی صلیب پر ہوتا ہے " خدا نے مسیح میں ہوکر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کر لیا" (۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۹) ۔
خدا کی لاثانی محبّت پر کبھی شک نہ کریں ۔ یرمیاہ نبی رقمطراز ہے "خداوند قدیم سے مجھ پر ظاہر ہُوا اور کہا کہ میں نے تجھ سے ابدی محبّت رکھی اسی لئے میں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی" (یرمیاہ ۳۱: ۳) ۔
پولس رسُول بیان کرتا ہے کہ "خدا نے اپنے رحم کی دولت سے اُس بڑی محبّت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی جب قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا" (افسیوں ۲: ۴) ۔ یہ خدا کی محبّت تھی جس نے یسُوع مسیح کو صلیب تک بھیجا ۔

اس مُحبّت کا آغاز کلوری کی صلیب سے نہیں ہُوا، لیکن خُدا

کی اِس محبّت کی ابتدا کلوری پر صلیب سے نہیں ہُوئی۔ تخلیقِ آدم سے بہت پہلے جب کہ صبح کے ستارے مِل کر گیت گایا کرتے، اس سے پیشتر کہ دنیا میں روشنی کی پہلی کرن نمودار ہُوئی اور قبل ازیں کہ گھاس کی پہلی کونپل پھُوٹی خدائے محبّت موجود تھا۔

یہی وہ محبّت تھی جس نے خدا کو مجبور کیا کہ وہ اِنسان کو اپنی صُورت پر پیدا کرے اور اُسے فردوس کی سحر انگیز خوبصورتی میں رکھے۔ یہ خدا کی محبّت ہی تھی کہ اُس نے ستاروں کو رات کی زینت کے لئے اور سُورج کو دن کی روشنی اور گرمی کے لئے تخلیق کیا۔ اِس محبّت کے باعث ہی اُس نے ہمارے لئے سمندروں اور دریاؤں میں مچھلیاں پیدا کیں اور جنگلوں کو پھلدار درختوں سے بھر دیا۔

اِن سب کی پشت پر محبّت تھی

بے شک یہ محبّت یعنی خدا کی محبّت ہی تھی جس نے انسان کو آزاد مرضی بخش کر فعلِ مختار بنا دیا۔ چنانچہ اُس نے فرمایا "تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا" (پیدائش ۲: ۱۶-۱۷)۔

یہ محبّت ہی تھی جس نے خدا کو انسان کے گناہ میں گرنے کے بعد اُسے تلاش کرنے کے لئے اُکسایا حالانکہ تنبیہ کے باوجود اُس نے اس ممنوعہ پھل کو کھا لیا تھا۔ یہ محبّت ہی تھی جس نے خدا کو یہ پکارنے پر مجبور کر دیا کہ "اے آدم! تو کہاں ہے؟" خدا نے اِس

محبّت ہی کی بنا پر انسان کو پھر اپنے پاس واپس لانے کی تیاری شروع کی۔

یہ خدا کی محبّت ہی تھی جو کوہِ سینا پر اُتری اور موسیٰ کو دس[10] حکم دیئے۔ اس محبت کے باعث ہی خدا نے ان قوانین کو ہر زمانہ کے لوگوں کے دلوں میں نقش کر دیا اور انہیں تمام دیوانی اور اخلاقی قوانین کی بنیاد ٹھہرایا۔

یہ خدا کی محبّت ہی تھی جس نے یہ دیکھ کر انسان الٰہی معیار تک پہنچنے میں بے بس ہے نجات دہندہ کا وعدہ کیا جو اُس کی اُمّت کو اُن کے گناہوں سے چھڑائے گا۔

یہ محبت یعنی خُدا کی محبّت ہی تھی جس نے انبیاؑ کی زبان سے اِس قسم کے الفاظ کہلوائے کہ "ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی" (یسعیاہ ۵۳: ۶)۔

محبّت اور پیشینگوئی کی تکمیل

یہ خُدا کی بے خطا محبت تھی جس نے ان پیشینگوئیوں کو حرف بہ حرف پُورا کیا، یہاں تک کہ ابنِ خدا ایک خاص دن اور خاص مقام پر جیسے نقشے پر دیکھا جا سکتا ہے دنیا میں آئے۔

یہ محبت ہی تھی جس نے دنیا کے ساتھ خدا کے بیٹے کو ویسی ہی محبت رکھنے پر اُکسایا جیسی خدا باپ خود رکھتا تھا۔ نیز جو بے لوث محبّت مسیح نے بیماروں رنجیدہ دل اور گناہ کے مارے ہوؤں کے لئے

دکھائی وہ بھی اِسی محبّت کا نتیجہ تھی۔

یہ الٰہی محبت ہی تھی جس نے خداوند مسیح کو غریب بننے کے قابل بنایا تاکہ ہم اُن کی غربت سے دولتمند بن جائیں۔ انہوں نے بھی اسی محبّت ہی کے باعث شرمندگی بے عزّتی اور صلیب کو برداشت کیا۔

یہ محبّت ہی تھی جس کے باعث جب مسیح پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور اُنہیں عام چوروں کے ساتھ صلیب پر کھینچا گیا تو انہوں نے نہ تو احتجاج کیا اور نہ اپنے دشمنوں کے خلاف ہاتھ اُٹھایا۔ اِس محبّت کی وجہ سے ہی انہوں نے اپنی مدد کے لئے فرشتوں کی بارہ تمُن سے زیادہ فوج بلانے سے گریز کیا۔

یہ محبّت ہی تھی جس نے خداوند مسیح کو اُن کی اذیّت کے دوران چند لمحات کے لئے اُس تائب گنہگار کی طرف متوجہ کر دیا جو پکار رہا تھا کہ "اَے یسوؔع جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا"۔

یہ اِس محبّت ہی کا نتیجہ تھا کہ ہر قسم کے ظلم و ستم کے باوجود بھی مسیح نے اُن ظالموں کے لئے دُعا کی کہ" اَے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں" (لوقا ۲۳: ۳۴)۔

لیکن بہتیروں نے غلط سمجھا

پیدائش کی کتاب سے مکاشفہ کی کتاب تک یعنی دنیا کے سب سے بڑے المیہ سے لے کر اس کی سب سے بڑی فتح تک، انسان کی گہری پستی اور خدا کی انتہائی بلندی کی ڈرامائی کہانی کو اکتیس خوبصورت

الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ "خدا نے دنیا سے ایسی محبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنّا ۳: ۱۶)۔

متعدد لوگ خدا کی فطرت کی اِس صفت "محبّت" کو غلط سمجھتے ہیں۔ "خدا محبّت ہے" کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شے شیریں خوبصورت اور خوش حال ہے، اور اُس کی محبّت گناہ کی سزا کی روادار نہیں ہو سکتی۔ خدا کی پاکیزگی مطالبہ کرتی ہے کہ ہر قسم کے گناہ کی سزا دی جائے، لیکن خدا کی محبّت نے گنہگار انسان کی مخلصی اور نجات کا منصوبہ پیش کیا۔ خدا کی محبّت نے خداوند یسوع مسیح کی صلیب مہیّا کی جس کے ذریعہ انسان معافی اور پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ خدا کی محبّت ہی تھی جو مسیح کو صلیب تک لائی۔

خدا کی محبّت کو کون بیان کر سکتا ہے؟ کون اس کا اندازہ لگا سکتا ہے؟ بائبل مُقدّس اِس حقیقت کا انکشاف کرتی ہے کہ خدا محبّت ہے۔ جب ہم عدل کی منادی کرتے ہیں تو اس عدل میں محبّت کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور جب ہم راستبازی کی تبلیغ کرتے ہیں تو اِس راستبازی کی بنیاد بھی محبّت پر ہوتی ہے۔

جب ہم کفّارہ کی منادی کرتے ہیں تو یہ کفّارہ وہ ہے جسے محبّت نے تجویز کیا، مہیّا کیا، دیا اور پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ محبّت کے باعث ہی لازمی ٹھہرا۔ جب ہم قیامتِ مسیح کی منادی کرتے ہیں تو ہم محبّت کے معجزے کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جب ہم خداوند مسیح کی آمدِ ثانی کو بیان کرتے ہیں تو ہم محبّت کی تکمیل کو بیان کر رہے ہوتے ہیں۔

خدا کسی انسان کو مجبور نہیں کرتا۔

آپ سے خواہ کیسے ہی گناہ کیوں نہ سرزد ہوئے ہوں یا وہ کتنے ہی سیاہ، گندے، شرمناک یا ہولناک کیوں نہ ہوں، خدا آپ کو پیار کرتا ہے۔ اگرچہ آپ دوزخ کے زینے پر قدم رکھ چکے ہوں تو بھی خدا آپ سے اپنی ابدی محبّت سے پیار کرتا ہے۔

خدا کی اِس محبّت کو جو بے قیاس، بے خطا اور لا انتہا ہے اور جو ہر انسان تک خواہ کہیں بھی کیوں نہ ہو پہنچتی ہے مکمل طور پر ردّ کیا جا سکتا ہے۔ خدا انسان کی مرضی کے خلاف اُس پر اپنی مرضی نہیں ٹھونستا۔ آپ خدا کی محبت پر پیغام سُن کر کہہ سکتے ہیں کہ "مجھے اس کی ضرورت نہیں" اور خدا آپ کو اپنی محبت کے بغیر ہی زندگی بسر کرنے دے گا۔

لیکن اگر آپ سچ مچ اس محبّت کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ خداوند مسیح پر ایمان لائیں اور اُنہیں قبول کریں۔ یہ ضروری ہے کہ آپ یقینی اور واضح طور پر خود کو خدا کی محبّت کے حوالے کر دیں۔ یہ کوئی دوسرا آپ کے لئے نہیں کر سکتا۔ یہ ممکن ہے کہ آپ ساری عمر خدا کی محبت پر پیغام سُنتے رہیں اور تہی دست رہیں یہاں تک کہ آپ خداوند مسیح کے بغیر ہی مر جائیں یا پھر آج ہی آپ اپنا دل کھول کر کہہ سکتے ہیں "ہاں میں خداوند مسیح کو قبول کرتا ہوں"۔

خُدا رفاقت کا متمنّی ہے

جس طرح دنیا کی پیدائش کے وقت تھا۔ آج بھی خدا آپ سے رفاقت

رکھنا چاہتا ہے۔ خدا کا دل ان لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھنے کے لئے نت تیار رہتا ہے جن کے لئے اس کے بیٹے نے جان دی۔

دیکھ محبّت کا سمندر
دیکھ وہ رحمت ابدی
دیکھ حیات کا مالک جس نے
اپنی جان بیش قیمت دی
ایسے پیار کو کون نہ مانے
کون نہ گائے گی زبان
اُس کو کبھی ہم نہ بھولیں
جب تک قائم ہے آسمان

آپ بھی مُقدّسوں کے اس گیت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ آپ بھی اُس ڈاکو کی طرح خداوند سے معافی کی درخواست کر سکتے ہیں۔

خدا کی اِس عظیم محبّت کو لبّیک کہئے اور خداوند مسیح یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ، مالک اور خداوند قبول کیجئے اور اپنی زندگی اس کے سپُرد کر دیجئے تاکہ وہ اُسے تبدیل کر دیں۔

چوتھا باب

جوان دِل

عشق و محبت کی خوبصورت ترین کہانیوں میں سے ایک اضحاق اور ربقہ کی کہانی ہے۔ یہ کہانی پیدائش باب ۲۴ میں درج ہے۔ بہت کم لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ بائبل مقدس ایک ایسی کتاب ہے جو جوان دلوں کے لئے ہے۔ اس کہانی کو ایک قدیم قوم کے دستورات کے مطابق بیان کیا گیا ہے لیکن خدا آج ہمیں اس کی معرفت بہت کچھ بتانا چاہتا ہے۔

اضحاق اب شادی کی عمر کو پہنچ چکا تھا اور اُس کا باپ ابرہام اس کے لئے بیوی کی تلاش میں تھا۔ اضحاق اتنا دانشمند ضرور تھا کہ اُس نے اس معاملہ میں اپنے والدین کی رائے اور منظوری چاہی۔

آپ کو اس کہانی کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اضحاق اس رشتے سے خدا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کی بنیاد صرف جسمانی کشش پر ہی نہیں تھی۔ ہم جسے محبت کہتے ہیں وہ عموماً جذبات یا محض ہوس ہوتی ہے۔ اضحاق نے اس رشتے کی تلاش دعا کی روح میں کی۔ نوجوانوں کو جنسِ مخالف کے ساتھ ہر تعلق کے متعلق دعا کرنی

چاہیئے کہ خدا ان کی حفاظت اور راہنمائی کرے۔

اضحاق خدا کی مرضی بجالانا چاہتا تھا۔ وہ اپنے خداوند کو جلال دینا چاہتا تھا۔ خدا آپ کی زندگی کے لئے بھی ایک منصوبہ رکھتا ہے۔ خدا نے آپ کا شریکِ زندگی بھی منتخب کر رکھا ہے۔ اُس پر بھروسہ رکھیں اور انتظار کریں۔

میں یہاں یہ بڑے واضح الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں کہ مرد اور عورت میں جنسی کشش ایک خداداد نعمت ہے اور یہ بذاتِ خود گناہ نہیں۔ لیکن بائبل مُقدس نے جنسی تعلقات پر کچھ پابندیاں لگائی ہیں کیونکہ اِس سلسلے میں غلط رویہ آپ کو تباہ کر سکتا ہے۔

خدا ظالم نہیں ہے۔ وہ ہر وقت لٹھ لئے آپ کے پیچھے پیچھے نہیں پھرتا کہ آپ ذرا سا بھی ہنسیں بولیں اور وہ آپ کی خبر لے۔ وہ خوشی کا دشمن نہیں ہے جو یہ کہتا پھرے کہ تم یہ نہیں کر سکتے وہ نہیں کر سکتے۔ خدا نے یہ بندشیں صرف آپ کی بہتری کے لئے لگائی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ آپ کے لئے نفسیاتی، جسمانی اور روحانی طور پر کیا بہتر ہے۔ دراصل ہم الٰہی قوانین نہیں توڑتے بلکہ وہ ہمیں توڑتے ہیں۔

خدا نے فرمایا ہے کہ اگر ہم اطمینان بخش شادی اور خوش حال گھرانا چاہتے ہیں جو زندگی کی تکمیل ہے تو ہمیں اُس کے قوانین کی پیروی کرنی ہوگی۔ بے شک شادی سے پیشتر جنسی تجربات غلط ہیں جن کی ابتدا بوس وکنار اور چھیڑ چھاڑ سے ہوتی ہے۔ یہ غلط ہی نہیں بلکہ گناہ بھی ہے، اسی لئے بائبل مُقدس ہمیں تلقین کرتی ہے کہ ہم جسم کو موقع نہ دیں۔ کلامِ پاک میں دوسرے گناہوں کی نسبت حرامکاری کی سب

سے زیادہ مذمت کی گئی ہے۔

لیکن حرامکاری متعدد طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔ ہم اس کا ارتکاب ذہن، آنکھ اور زبان کے وسیلہ سے بھی کر سکتے ہیں، کیونکہ ہماری بول چال بھی گندی ہو سکتی ہے۔ زبور نویس فرماتا ہے "اے خداوند! میرے منہ پہ پہرا بٹھا" (زبور ۱۴۱: ۳)۔ جنسی قصے کہانیاں اور گندی باتیں حرامکاری کے مترادف ہیں اور یہ ساتویں حکم کو توڑنا ہے۔

ایک ماہر نفسیات کا قول

ایک مرتبہ ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک ماہرِ نفسیات نے مجھے کہا کہ "سینکڑوں طلبا نفسیاتی طور پہ بیمار ہیں کیونکہ وہ جنسیات کے سلسلہ میں اپنا معیار قائم نہیں رکھتے۔" آپ کا جنسِ مخالف کے ساتھ رویہ آپ کی موجودہ زندگی میں اور آئندہ شادی میں اثر انداز ہوتا ہے مزید یہ کہ آپ اپنے پہلے جنسی فعل کو ہرگز فراموش نہیں کر سکتے۔ بائبل مقدس کے مطابق حرامکاری جہنم کا وارث بناتی ہے۔ والدین اور نوجوانو! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی سنگین معاملہ ہے۔

فی زمانہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بعض حالات میں بداخلاقی جائز ہے۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خدا کے کلام کے مطابق یہ کسی حالت میں بھی درست نہیں۔ آپ موجودہ زمانہ سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے اپنا معیار گرا سکتے ہیں لیکن خدائے قادر اپنا معیار کبھی بھی کم نہیں کرتا۔ آپ خدا کی شریعت کی عدولی کر سکتے ہیں لیکن

نہ صرف اِس زندگی میں بلکہ آئندہ زندگی میں بھی آپ کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔

لیکن شاید آپ یہ کہتے ہوں کہ "میں کیا کروں ؟ میں جوان ہوں اور مجھ میں یہ کشش بہت زیادہ ہے ؟" میرا خیال ہے کہ خداوند مسیح کے بغیر ایک جوان لڑکے یا لڑکی کے لئے پاکباز رہنا بڑا مشکل ہے۔ پس میں کہتا ہوں کہ آپ کا پہلا کام یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ آپ نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا ہے یا نہیں !

جب آپ مسیح کو قبول کر لیتے ہیں تو پاک روح آپ میں سکونت کرنے لگتا ہے۔ وہ آپ کو بدی اور نفسانی خواہشات پر غالب آنے کی قوت عطا کرتا ہے، لہٰذا جب آزمائش آتی ہے تو آپ تنہا نہیں ہوتے۔ خدا کا روح آپ کو مقابلہ کرنے کی قوت دیتا ہے۔

آزمائش ہم سب پر آتی ہے۔ اگر آپ پر نہیں آتی تو آپ دنیا میں واحد شخص ہیں۔ یہاں تک کہ خداوند یسوع مسیح بھی آزمائے گئے لیکن بائبل مقدس آزمائش کو گناہ قرار نہیں دیتی۔ اکثر مسیحی اس بات میں غلط فہمی کے شکار ہیں۔ اُن پر آزمائش آتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ گناہ ہے لہٰذا وہ مایوس ہو کر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آزمائش صرف اس وقت ہی گناہ بنتی ہے جب آپ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔

رہائی کا راستہ : ممکن ہے آپ یہ کہیں کہ "میں آزمائش کا

مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ بے شک آپ کر سکتے ہیں۔ خدا آپ کو آپ کی طاقت سے بڑھ کر آزمائش میں نہیں ڈالتا بلکہ وہ اس سے رہائی کا راستہ بھی بتاتا ہے (دیکھئے ۱۔کرنتھیوں ۱۰ : ۱۳)۔ اگر خداوند مسیح آپ کے دل میں سکونت کرتے ہیں تو آپ کو آزمائش سے مغلوب ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر آپ مسیحی نہیں تو پھر مقابلہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ ممکن ہے آپ میں کچھ شرافت اور اخلاقی معیار ہو لیکن وہ جلد ہی تنکوں کا سہارا ثابت ہوں گے اور آپ ہتھیار ڈال دینگے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح کے ایک سچے ایمان دار کے لئے رہائی کا راستہ ہے۔ پاک رُوح اس راستے کو تیار کرتا ہے۔

فرض کریں کہ آپ کہتے ہیں کہ " میں نیک زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن میں نے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟" خداوند یسوع مسیح کے پاس آئیں اور انہیں اپنے ماضی کو دھونے کی اجازت دیں جیسا کہ انہوں نے اس عورت کے لئے کیا جو زناکاری میں پکڑی گئی تھی (یُوحنا باب ۸)۔ جو بھی اس غرض سے خداوند مسیح کے پاس آیا کہ معافی پائے وہ خالی ہاتھ نہ لوٹا، اسی لئے تو انہوں نے صلیب پہ جان دی تھی۔ انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ آپ کے گندے اور گھناؤنے گناہوں کو اپنے اُوپر اُٹھا لیا اور وہ دُکھ، موت اور عدالت جو آپ کا حق تھا خود برداشت کی۔ پس اب خدا کہتا ہے کہ " جو کچھ اُس نے تمہارے لئے کیا اُس کی بدولت میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں"۔

پھر یہ کہ آپ نہ صرف اِس بات کا خیال کریں کہ آپ کا دل خدا کے ساتھ درست ہے بلکہ اِس کا بھی کہ وہ اُس کے لئے مخصوص

ہو چکا ہے۔ اِس مخصوصیّت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اپنا بدن خدا کو پیش کریں۔ شیطان جسم کے وسیلہ سے ہی رُوح تک پہنچتا ہے۔ اپنا بدن یعنی اپنے ہاتھ پاؤں اور چہرہ وغیرہ غرضیکہ اپنے تمام اعضا خداوند یسوعؔ مسیح کو پیش کردیں۔ پھر یہ زبردست قوتیں جنہیں آپ نے خداوند مسیح کے سپرد کر دیا ہے آپ کو سرگرم مسیحی بنادیں گی۔

ہر شخص ایسا نہیں کررہا

"اس دُنیا کے ہمشکل نہ بنو"۔ ممکن ہے آپ یہ خیال کرتے ہوں کہ سب یہی کررہے ہیں" لیکن پولسؔ رسول فرماتا ہے کہ "جسم پر بھروسہ مت کرو۔ جب ہم مسیح یسوعؔ کو قبول کرتے ہیں تو ہماری دو طبیعتیں ہوتی ہیں۔ نفسانی طبیعت تو پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ خدا ہمیں نئی پیدائش کے وقت ایک نئی طبیعت بھی عطا کرتا ہے۔

یہ دونوں طبیعتیں ہم پہ اختیار جتانے کے لئے برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ ہمیں اپنی پوری شخصیّت اور پورے بدن کو راستی کی رُوح کے حوالہ کرنا چاہیئے تاکہ پاک رُوح دن کے ہر لمحہ میں ہم پر حاوی رہے۔ پھر ہی کتابِ مُقدّس کے قول کے مطابق، گناہ کا اختیار ہم پر نہ ہوگا اور ہماری عقل اُس عقل کے وسیلہ سے بدلتی جائیگی جو خداوند مسیح میں تھی۔

آپ اپنے ذہن کو کیسے بدل سکتے ہیں؟ ہر روز کتابِ مُقدّس کا مطالعہ کرنے سے۔ یہ دن بھر کے لئے آپ کے ذہن میں خدا

کے خیال بھر دیتی ہے اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ان خیالات نے بدی کو آپ کے ذہن سے نکال دیا ہے۔ اپنے تصوّرات پر پہرہ بٹھائیں کیونکہ تصور اور ارادہ کے درمیان جنگ میں اکثر تصوّرات جیت جاتے ہیں۔ اپنے مطالعہ میں محتاط رہیں۔ فلموں میں احتیاط کریں۔ اپنی آمدو رفت میں احتیاط برتیں۔ اگر آپ دیدہ دانستہ گناہ کی جگہ جائیں گے تو گمان غالب ہے کہ آپ گناہ میں گر جائینگے۔ آپ انگاروں میں ہاتھ ڈال کر جلنے سے بچ نہیں سکتے کسی چھوٹی خواہش کو کوئی بڑی خواہش ہی ختم کر سکتی ہے۔ آپ بھی خداوند مسیح کی محبّت کی آگ سے اپنی ادنیٰ محبتوں کو بھسم کر دیں۔

اضحاق اپنے باپ کی طرح مردِ خدا تھا۔ اُس نے اپنا مسئلہ حل کر لیا۔ وہ پاک اور نیک تھا اور خدا کے لئے مخصوص تھا۔ لہٰذا خدا نے بھی اُسے ربقہ جیسی خوبصورت بیوی دے کر اُسے پُر مسرّت خاندانی زندگی بخشی۔ اگر آپ خداوند یسوع مسیح پر پُورا اعتماد کریں گے تو وہ آپ کو بھی ایسی ہی خاندانی مسرّتوں سے ہمکنار کرے گا۔

پانچواں باب

بدی کو نیکی کے ساتھ خلط ملط کرنا

بائبل مقدس یسعیاہ نبی کی معرفت فرماتی ہے کہ " اُن پر افسوس جو بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہتے ہیں اور نور کی جگہ تاریکی کو اور تاریکی کی جگہ نور کو دیتے ہیں اور شیرینی کے بدلے تلخی اور تلخی کے بدلے شیرینی رکھتے ہیں " (یسعیاہ ۵ : ۲۰)۔

انسانیت بدی کو نیکی کے ساتھ خلط ملط کرنے میں ہمیشہ تیز فہم رہی ہے۔ آدم اور حوا کی بھی یہی مشکل تھی اور آج ہمارا مسئلہ بھی یہی ہے۔ اگر بدی نیکی کے روپ میں ظاہر نہ ہو تو ہم گناہ کرنے کی آزمائش میں نہیں پڑیں گے۔ یہ دونوں کی قریبی مشابہت ہی ہے جس میں خطرہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

جدید سماجی راستبازی اکثر بائبل مقدس کی راستبازی سے مختلف ہوتی ہے۔ کسی کا قول ہے کہ " اگر اکثریت کسی غلط کام کو درست قرار دیتی ہے تو وہ درست ہے "۔ اِس اصول کے باعث ہمارا معیار ہر سال بدلتا رہتا ہے۔ کسی زمانہ میں طلاق کو بڑا معیوب سمجھا جاتا تھا اور زناکاری کے خلاف قوانین پر بڑی سختی سے عمل ہوتا تھا۔ لیکن اب طلاق

سماج کے لئے قابلِ قبول بن گئی ہے، زناکاری کو ہمارے ادب اور فلموں میں تعظیم و تکریم سے پیش کیا جاتا ہے اور بے راہروی کو گناہ کی بجائے معمولی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ" ان پہ افسوس جو بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہتے ہیں"۔ خُدا تبدیل نہیں ہُوا اور نہ اُس کا معیار ہی کم ہُوا ہے۔ وہ اب بھی بداخلاقی کو گناہ کہتا ہے لہٰذا بائبل مُقدّس کا فرمان ہے کہ وہ اِس کی عدالت کرے گا۔

ہم فوراً کامیابی چاہتے ہیں

ہم اپنی اقدار کو کیسے خلط ملط کر بیٹھے ہیں؟ ہم شیطان کے اس پھندے میں کیسے پھنس گئے؟ ایک بات تو یہ ہے کہ ہم میں بصیرت کی کمی ہے۔ ہم مسرت بھری زندگی کے لئے شارٹ کٹ تلاش کرتے ہیں۔ ہماری ہَوس ہمیں فوری لذّت کے لئے بدی کو نیکی سمجھنے پر اُکساتی ہے۔

کِسی مدبّر کا قول ہے کہ" اگر کوئی کامیاب ہو جائے تو وُہ اُسے چال باز نہیں بلکہ ہوشیار سمجھتے ہیں"۔ فوری کامیابی حاصل کرنے کی خواہش کے باعث ہم اِس خطرے میں ہوتے ہیں کہ ہم اپنی اقدار کو خلط ملط کر دیں اور بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہنے لگ جائیں۔

بدی کو نیکی قرار دینے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم کہیں کہ نیک و بد کی سمجھ مشروط ہے۔ بقول شخصے "جیسا موقع ویسا رویّہ"۔ ہم نے اپنے ضابطۂ اخلاق کو اپنے رویئے کے مطابق بدل لیا ہے، جبکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ہم اپنے رویّہ کو اپنے ضابطۂ اخلاق کے مطابق بدلتے۔ آج کچھ بھی متعیّن و مقرّرہ نہیں۔ ہماری بنیاد پختہ نہیں۔ نوجوان لہروں کی مانند

بے قیام ہیں۔ اخلاقی لحاظ سے وہ بغیر کمپاس یا راہنما کے بے مقصد اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔

وہ لوگ جو بداخلاقی کے مرتکب ہوتے ہیں سماج میں نفرت کی نگاہ سے دیکھے جانے کی بجائے اکثر عزت و توقیر کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں۔ اُن کے کارناموں کی کتابوں اور فلموں کی بڑی مانگ ہوتی ہے۔ عوام بظاہر ٹھنڈی سانس بھر کر کہتے ہیں "کتنی بُری بات ہے!" اور پھر مزید تفصیل جاننے کے لئے کُتب خانوں یا سینما گھر کی طرف دوڑتے جاتے ہیں۔ "اُن پر افسوس! جو بدی کو نیکی کہتے ہیں۔"

بدی کو نیکی کہنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ضمیر کو بگاڑ دیں، اور فی زمانہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے اپنے ضمیر کو بگاڑ ڈالا ہے۔ لیکن درست ہر حالت میں درست ہے چاہے کوئی اُسے درست کہے چاہے نہ کہے، اور غلط، غلط ہی ہے چاہے سب لوگ اُسے درست کہیں۔ خدا اپنی اخلاقی شریعت ہمارے رویّہ سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے نہیں بدلتا۔

ایک معزّز رہنما کا قول ہے کہ "ہمارے زمانہ میں اِس سے زیادہ حیرت انگیز بات کوئی نہیں کہ بدی کو عزّت و توقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔" ہم بہت جلد سیاستدانوں کے جھوٹے وعدوں، اشتہاروں میں غلط بیانی، لوگوں کی بددیانتی، گفتگو میں حقیقت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے اور اپنے زمانہ کی عام بداخلاقی کو فوراً گوارا کر لیتے ہیں۔ اب ہمیں اپنے اردگرد ہونے والی بداخلاقی پر نہ تو صدمہ ہوتا ہے اور نہ شرم محسوس ہوتی ہے۔ "اُن پر افسوس! جو بدی کو نیکی کہتے ہیں۔"

یہ میرے لئے مُفید ہے

انسان نے اپنا ضمیر یہاں تک بگاڑ لیا ہے کہ اصل اور نقل میں امتیاز کرنا اُس کے لئے مشکل ہو گیا ہے۔

خود غرضی اور خود پسندی بھی ایک وجہ ہے کہ ہم بدی کو نیکی کہتے ہیں۔ جب ہمیں کسی چیز سے خوشی ہوتی یا نفع حاصل ہوتا ہے تو ہم جانتے بوجھتے ہوئے بھی بدی کو نیکی سمجھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم نے بدی کو نیکی قرار دینے کے لئے اِس قسم کے عُذر تراش رکھے ہیں کہ "میں اس کا بڑی مُدت سے آرزومند تھا" یا "یہ میرے لئے مفید ہے"۔

یہ پیئر اور ماری کیوری سے کس قدر مختلف ہے جنہوں نے جب ریڈیم ایجاد کیا اور اُس کی صحت بخش قوت سے آگاہ ہوئے تو اُس کے جملہ حقوق محفوظ کرا کر دولت کمانے کی اُمید کرنے لگے۔ لیکن ایک دن ماری نے پیئر سے کہا "ماہرین طبیعات اپنی دریافت کو ہمیشہ مکمل طور پر شائع کرا دیتے ہیں۔ اگرچہ ہماری دریافت کی تجارتی قدر و قیمت ہے تو بھی ہمیں نفع حاصل نہیں کرنا چاہیئے۔ ریڈیم کو علاج معالجہ میں استعمال کیا جائے گا۔ اس سے ہم ہرگز مالی فائدہ نہیں اُٹھائیں گے۔

تھامس۔ اے کیمپس اپنی کتاب "اِمٹیشن آف کرائسٹ" میں فرماتے ہیں۔ "اگر آپ اِدھر اُدھر اپنی ہی مرضی تلاش کرتے پھرتے ہیں تو آپ کبھی بھی خوش یا اپنی فکروں سے آزاد نہیں ہو سکتے"۔ بہتر یہی ہے کہ ہم اپنی ذات کی طرف دیکھنے کی بجائے دوسروں پر نظر کریں اور خداوند مسیح کے اِن الفاظ پر توجہ دیں کہ "تم پہلے اس کی بادشاہی اور اُس کی

راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی" (متی ۶: ۳۳)۔
افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جیسے ہم دنیاوی باتوں میں ہر وقت اپنے ذاتی نفع کا خیال کرتے ہیں ویسے ہی ہم دینی معاملات میں بھی کرتے ہیں۔ یہاں بھی ہمارا یہی خیال رہتا ہے کہ "مجھے کیا فائدہ پہنچتا ہے؟" ہم اپنی خود غرضی کی بنا پر خدا کو بھی اسی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس سے اپنے ہم جنسوں کو دیکھنے یعنی اسی خیال میں رہتے ہیں کہ اس سے ہمیں ذاتی طور پر کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ بالفاظ دیگر ہم خدا کو اپنا نوکر بنانا چاہتے ہیں"۔ ان پر افسوس! جو بدی کو نیکی کہتے ہیں"۔

ہزاروں ایسا ہی کرتے ہیں

ہم کتنی آسانی سے اپنی کسی غلطی کا ذمہ دار اپنی بجائے دوسروں کو، حالات کو یا قسمت کو ٹھہراتے ہیں۔ آدم نے بھی یہی کہا تھا کہ "جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا"۔ اور اُس معزز افسر نے بھی یہی کہا کہ "میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو دوسرے ہزاروں نہ کرتے ہوں"۔ ہم اپنے عذر پیش کرتے ہوئے بدی کو نیکی کہتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح ہمارے اس رویے سے کہ ہم اپنی بدی کو حالات کے تحت معقول قرار دیتے ہوئے نیکی بتاتے ہیں سخت متنفر تھے۔ لوقا ۱۸: ۹-۱۴ میں وہ ایک تقویٰ فروش فریسی کے متعلق بیان کرتے ہیں جس نے کہا "اے خدا! میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ باقی آدمیوں کی طرح ظالم، بے انصاف، زناکار یا اس محصول لینے والے کی مانند

نہیں ہوں"۔ یہ فریسی یہ سوچ کر کہ وہ بھی کچھ ہے جب کہ وہ کچھ بھی نہیں تھا اپنے آپ کو دھوکا دے رہا تھا۔ وہ قدیم اور جدید فلسفیانہ بہانہ بازی میں ماہر تھا۔

اس کے برعکس محصول لینے والے نے اپنی اصل حالت کو پہچان لیا کہ وہ گنہگار ہے اور کہا "خُدا! مجھ گنہگار پر رحم کر"۔ مسیح خداوند نے فرمایا "یہ شخص دوسرے کی نسبت راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا، کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا"۔

ہم یہ کیسے سیکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ خدا کے نزدیک قابلِ قدر ہے اُسے ہم بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور جو کچھ اس کے نزدیک نفرت انگیز ہے ہم بھی اُس سے نفرت کریں۔ ہم بدی کو نیکی کہنا کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟

بعض کہتے ہیں کہ اِن سوالات کا جواب تعلیم ہے۔ لوگوں کو بتایا جائے کہ جُرم کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، جِنسی بے راہروی نفسیاتی طور پر نقصان پہنچاتی ہے، شراب نوشی بدن اور دماغ پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ ان لوگوں کے کہنے مطابق ان سب برائیوں کو تعلیم اور تربیت دُور کر سکتی ہے۔

بہروپ بھرنا

دیگر یہ کہتے ہیں کہ اِن کا جواب سائنس کے پاس ہے۔ سائنس انسان کے ذہن کو بدل کر اس کی خواہشات کو بدل سکتی اور اُسے مہذب بنا سکتی ہے۔ وہ دعوے کرتے ہیں کہ سائنس ہی انسانی مسائل

کا حل ہے۔

لیکن بائبل مُقدّس ہمیں ایک مختلف کہانی سُناتی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ ہم ایک ایسی طبیعت کے قبضہ میں ہیں جو ہمارے خلاف سرگرم عمل رہتی اور ہمیں تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ مقدّس پولس کہتا ہے "غرض میں (اپنے میں) ایسی شریعت پاتا ہوں کہ جب نیکی کا ارادہ کرتا ہوں تو بدی میرے پاس آموجود ہوتی ہے" (رومیوں ۷ : ۲۱)۔ بدی ہم میں موجود ہوتی ہے اور نیکی کا بہروپ دھار لیتی ہے۔ بدی موجود ہوتی ہے اور ہم پر کنٹرول کرتی ہے۔ بدی موجود ہوتی ہے اور ہمیں دھوکا دیتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی صلیب اِسی بات کا جواب ہے۔ کفّارہ بھی اِسی لئے دیا گیا کہ ہماری خدا کے ساتھ صلح ہو جائے یعنی ہم گناہ کی طرف سے مردہ اور راستبازی کے لحاظ سے زندہ ہو جائیں۔ خدا کے بغیر انسان نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی کی صورت میں دیکھتا ہے۔ اِسی وجہ سے بعض اشخاص نیکی کے دشمن اور بدی کے دوست ہوتے ہیں۔ اِن کے نزدیک زندگی کی قدریں اُلجھی ہوئی ہیں۔ پولس نے اپنے تند و تیز اور تباہ کن مزاج سے آزادی، گملی ایل کے قدموں میں یا یونانی تہذیب و تمدّن سے حاصل نہیں کی بلکہ دمشق کی راہ پر جب وہ خداوند یسوع مسیح سے ملا تھا۔ بعد میں وہ لکھتا ہے "زندگی کے رُوح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا" (رومیوں ۸ : ۲)۔

اپنی تبدیلی سے پیشتر پولس مسیحیوں کو بدکار سمجھتا تھا اور "خداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے کی دُھن میں تھا" (رومیوں

۸ : ۲۰)۔ لیکن دمشق کی راہ پر خداوند مسیح سے ملاقات کے بعد وہ ان سے جن سے سخت نفرت کرتا تھا پیار کرنے لگا۔ بالآخر اُس نے بدی کو بدی اور نیکی کو نیکی کی صورت میں جان لیا اور اعمال ۹ : ۱۸ کے مطابق "اس کی آنکھوں سے چھلکے سے گرے" اُس کی قدریں درست ہو گئیں کیونکہ خدا کے نجات بخش فضل سے اُس کی طبیعت بدل گئی۔

خداوند مسیح آپ کے لئے بھی یہ کر سکتا ہے۔ جب پولس نے آواز سُنی تو کہا "اے خداوند! تو کون ہے؟" خداوند یسوع مسیح آپ کو دھوکے باز اور مغالطے کی دُنیا سے نکالنا چاہتے ہیں جہاں نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی کہا جاتا ہے اور اگر آپ کی بھی آنکھوں سے چھلکے گریں تو خداوند مسیح کو اپنا خداوند قبول کیجئے۔ پولس کی مانند آپ کو بھی دمشق کی راہ کا تجربہ ہونا چاہیئے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ کی خداوند یسوع مسیح سے ملاقات ہو۔

بشارتی جلسوں میں ہم نے ہزاروں آدمیوں کو خداوند یسوع مسیح کو قبول کرتے دیکھا ہے۔ ان کی آنکھوں سے چھلکے گر چکے ہیں۔ انہیں مسیح میں نئی زندگی ملی ہے۔ یہ زندگی آج آپ کو بھی مل سکتی ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں خداوند مسیح کو قبول کریں۔ یہ آپ کے لئے دمشق کی راہ کا تجربہ ہوگا۔ زندگی کی قدریں بدل سکتی ہیں یہاں تک کہ آپ بدی کو بدی اور نیکی کو نیکی سمجھنے لگیں گے۔ آپ کی زندگی کو نئی وقعت اور نئی قوت مل سکتی ہے۔

چھٹا باب

مخلصی

یہ جدید زمانہ اپنے لبھاؤ کی تابانی سے دوسرے زمانوں کی نسبت نوجوانوں کو زیادہ ہی آزماتا ہے۔ اس کے باوجود بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو اِن بُرائیوں کا اصل رنگ نہیں پہچانتے بلکہ فلسفیانہ بہانہ بازیوں سے اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اِن برائیوں کی علانیہ مذمّت کی جائے، ایسا نہ ہو کہ کہیں ہمارا سماج مکمل طور پر بگڑ جائے۔

بائبل مُقدّس صفائی سے یہ تعلیم دیتی ہے کہ اس زمانہ کی آخرت کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان سچائی کی بجائے دھوکے کو زیادہ قبُول کرے گا۔ ممکن ہے کہ بیسویں صدی کے پہلے نصف کو مورخین خوش فہمی کا زمانہ قرار دیں۔ اس دَور میں آزاد قوموں نے دو جنگوں میں امن و سلامتی کو قائم کرنے کی بے سُود کوشش کی۔ اِس عرصہ کے دوران، قومیں ایک دوسرے کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئیں اور چونکہ بین الاقوامی کھنچاؤ اپنے عروج پر تھا اس لئے اُن میں نفرت اور بھی بڑھ گئی۔ سائنسی انقلاب نے لادینیّت پر زور دیا اور یوں ایمان اور اعتقاد میں کمی واقع ہوئی۔ جدید طرزِ زندگی نے خاندانی زندگی کو بدل کر رکھ دیا اور نوجوانوں

میں جرائم اور شادی شدہ جوڑوں میں نفرت کا بیج بو دیا۔

خطرے سے خبرداری

بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ بعض اوقات شیطان نورانی فرشتے کا بھیس بدل لیتا ہے۔ جب وہ آزمانے کے لئے آتا ہے تو وہ خبردار نہیں کرتا کہ "مَیں ابلیس ہوں" وہ دھوکا بازی اور جھوٹ کے ساتھ ہزاروں بھیس بدل کر آتا ہے۔

۱۔ وہ یہ دھوکا دیتا ہے کہ گناہ آپ کی زندگی کو نعمتوں سے بھر دیگا۔ یہ پہلا دھوکا ہے جو ابلیس نے نسلِ انسانی کو دیا۔ گو یہ پُرانا ہے تاہم وہ اِسے آج بھی استعمال کرتا ہے۔ اِس نے آدمؑ اور حوّا سے کہا "خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھُل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے" (پیدائش ۳: ۵)۔ میرا ایک دوست ہے جو سترہ سال کی عمر میں ملک بھر میں گالف کا مشہور کھلاڑی تھا۔ اس کے خیالات نہایت بلند تھے لیکن وہ بھی اُسی فریب کا شکار ہو گیا۔ اس کے دوستوں نے اُسے اُسی طرزِ زندگی کو اختیار کرنے کے لئے کہا جو اُن کی تھی۔ چونکہ وہ "تنگ نظر اور قدامت پسند نہیں کہلانا چاہتا تھا اسلئے اُس نے اُنکی طرزِ زندگی اختیار کر لی یہاں تک کہ وہ نشہ آور چیزوں کا غلام بن گیا۔ وہ اس قدیم فریب کا شکار ہو گیا کہ زندگی میں آسودگی کے لئے خدا کے قوانین کو توڑنا ضروری ہے۔ بے شک گناہ کچھ دیتا تو ہے لیکن صرف ندامت، افسوس اور ناکامی۔

آپ میں سے متعدد لوگ ایسے ہوں گے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا

کے پیچھے چلنا فائدہ مند ہے اور کہ حقیقی لُطف اِس دُنیا کے ہم شکل بننے اور ایسی زندگی بسر کرنے میں ہے جہاں اپنی خواہشات اور خوشی پُوری کی جا سکے۔ لیکن بائبل مُقدّس کا فرمان ہے کہ "دغابازوں کی راہ کٹھن ہے" (امثال ۱۳: ۱۵)۔ کاش! آپ اُن خطوط کو پڑھ سکیں جو مجھے اکثر ملتے رہتے ہیں۔ وہ شکستہ دلی، خاندانی بربادی اور تاریک مستقبل کی جگہ پاش شہادت دیتے ہیں۔ اِن خطوط کے لکھنے والوں نے حق کی نسبت بطالت کو زیادہ پسند کیا تھا۔

۲۔ شیطان ہمیں یہ یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ رُوح کی نسبت بدن زیادہ اہم ہے۔ خداوند مسیح نے اِس خیال کو رد کر کے کہا "آدمی اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟" (مرقس ۸: ۳۶)۔

بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ پیدائش کا ایک وقت ہے اور موت کا بھی ایک وقت ہے۔ وہ یاد دلاتی ہے کہ انسانی زندگی جولاہے کی بھرکی اور مُرجھانے والی گھاس یا پھُول کی مانند ہے۔ یا لفاظِ دیگر زندگی نہایت مختصر ہے۔ اِس کے باوجود بھی لاتعداد لوگ ایسی زندگی بسر کر رہے ہیں گویا کہ صرف یہی زندگی ہے اور بس۔ وہ اپنی عاقبت کو بالکل فراموش کر چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم ان چیزوں کی فکر میں رہیں جن کی قدر آخرت میں ہوگی۔

رال بارٹن امریکہ کا ایک مشہور مصوّر تھا۔ اُس نے ایک کاغذ پر حسبِ ذیل الفاظ لکھے اور خودکشی کر لی۔ "میں اپنی ذات سے فرار حاصل کرنے کے لئے ایک بیوی کے بعد دوسری کرتا اور ایک مُلک سے

دوسرے مُلک کو بھاگتا رہا۔ اِس طرح میں نے اُن لوگوں کو جو میرے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے سخت دُکھ دیا۔ میرے سوائے اِس کا نہ تو کوئی اور شے اور نہ کوئی دوسرا شخص ذمّہ دار ہے۔ میں اس لئے خودکشی کر رہا ہوں کیونکہ جن طریقوں سے میں دن کے چوبیس گھنٹے گذارتا ہوں اُن سے تنگ آچکا ہوں"۔ بے شک اُس نے عزّت، دولت اور مرتبہ تو حاصل کیا لیکن چونکہ اُس نے اپنی رُوح کو نظر انداز کر دیا تھا اس لئے وہ فیل ہو گیا۔

آج تک کسی شخص نے بائبل مُقدّس کے اِس سوال کا مکمّل جواب نہیں دیا کہ "اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں؟" (عبرانیوں ۲: ۳)۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہم خدا سے نہیں بچ سکتے۔ اس کے باوجود بھی ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ابدیّت کی حقیقت کی گرفت سے بچ سکتے ہیں۔

آپ میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنی زندگی میں گناہ اور شکست کی حقیقت کی طرف سے آنکھیں بند کر کے دھوکے باز اور خیالی دنیا میں چھپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بائبل مُقدّس آگاہ کرتی ہے کہ بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ جلد یا بدیر ہمیں اپنی خوابوں کی دنیا کو خیرباد کہہ کر خدا، گناہ اور عدالت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

لوگ خوش فہمی، عیش و عشرت، جھوٹے سہارے یا خود کفالت کے ذریعہ راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ اِس طرح ہرگز نہیں بچ سکتے۔ تاہم ایسے تمام لوگوں کے لئے ایک خوشخبری ہے کہ بچنے کا ایک اور راستہ ہے۔

اِن ہولناک الفاظ کے بعد کہ ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہمیں خدا کے

مہیا کردہ بچاؤ کے راستے کے متعلق بتایا گیا ہے۔ ہم اس کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا یعنی یسوع کو کہ موت کا دُکھ سہنے کے سبب سے جلال اور عزت کا تاج اسے پہنایا گیا ہے تاکہ . . . جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار رہے انہیں چھڑا لے" (عبرانیوں ۲: ۹-۱۵)۔ خداوند یسوع مسیح ہی خدا کے مہیا کردہ بچاؤ کا راستہ ہیں۔ بائبل مُقدس اعلان کرتی ہے کہ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷: ۳)۔ کلام سکھاتا ہے کہ خداوند مسیح تمام سچائی کا مجسمہ ہے۔ آپ بچوں کے سے سادہ ایمان کے ساتھ مسیح کے پاس آئیں تو وہ آپ کے بچاؤ کی راہ بن جائیں گے۔ وہ آپ کو اپنے پاس اس لئے بلاتے ہیں تاکہ آپ کو اپنا گواہ بنا کر واپس دنیا میں بھیجیں۔

ابھی بہت وقت ہے

آخری بات یہ کہ متعدد لوگ ایسے ہیں جنہیں شیطان نے یہ فریب دیا ہے کہ خدا کے ساتھ میل ملاپ کے لئے ابھی بہت وقت پڑا ہے۔

عاموس نبی اپنے زمانہ کے لوگوں سے فرماتا ہے کہ "تو اپنے خدا سے ملاقات کی تیاری کر" لیکن لوگوں نے تیاری کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں عدالت کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے یقین ہے کہ اُن میں سے تقریباً ہر ایک نے ہی خدا سے میل ملاپ کا منصوبہ بنایا ہوگا۔ ہم خدا کے ساتھ اپنے تعلقات کو اس لئے نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ

ہم اِس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مسیحی ایمان صرف دوزخ سے بچانے کی ضمانت ہے۔ لیکن یہ اِس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ہمیں زمین پہ دوزخ سے بھی بچاتا ہے۔

جُوں جُوں ہم عمر رسیدہ ہوتے جاتے ہیں ہماری سماعت کم ہوتی جاتی ہے۔ بعینہٖ عمر کے ساتھ ساتھ ہماری خدا کی آواز سُننے کی قوت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ آپ کے لئے خداوند مسیح کو قبول کرنا جتنا آسان اب ہے کبھی نہ ہوگا۔ ایک لمحہ کی تاخیر اسے مزید مشکل بنادے گی۔ بائبل مُقدّس فرماتی ہے" اب نجات کا دن ہے"۔ یہ سوچنا فریب ہے کہ کل کا دن آج کے دن سے بہتر ہوگا۔ آج مسیح پہ ایمان کی بجائے کل پہ بھروسہ دھوکا ہے جو آپ کو بالآخر ابدی ہلاکت کا وارث بنادے گا۔

ساتواں باب

صلیب اور اُس کا مطلب

دُنیا کا تاریک ترین دِن

ایک مرتبہ یونیورسٹی کے طلبا کی ایک جماعت سے یہ سوال پوچھا گیا کہ دنیا کی تاریخ میں تاریک ترین دن کونسا ہے ؟ تقریباً ہر ایک نے جواب دیا کہ جس دن خداوند یسوع مسیح کو صلیب دیا گیا۔ انہوں نے اپنے جواب کی متعدد وجوہات بیان کیں۔

بلاشبہ جب کوئی بائبل مُقدّس کا مطالعہ کرتا ہے تو یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ تاریک ترین دن تھا کیونکہ اُس روز اُس شخص پر جو خود بے گناہ تھا دنیا کے تمام گناہ لاد دیئے گئے تھے۔ پہاڑ کی طرح بلند و بالا گناہ کے اِس ڈھیر نے سُورج کو چھپا لیا اور تمام کائنات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ لیکن اِس افسوسناک وقت کی یہ تاریکی عارضی تھی کیونکہ اُسی وقت ایک نیا اور جلالی دن طلوع ہونے والا تھا۔ تصلیب اور قیامت میں صرف ایک دن کا فرق ہے۔ جب مسیح نے فتح کا نعرہ بلند کیا کہ "تمام ہُوا" (یُوحنا ۱۹ : ۳۰) تو دنیا میں جس پر صرف گناہ اور مایوسی کی تاریکی چھائی رہتی تھی آسمانی روشنی کی اُمید کی کرن پھُوٹ نکلی۔

پولس رسول رقمطراز ہے کہ "خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے اعتبار سے" (گلتیوں ۶: ۱۴)۔

صلیب پر فخر کیوں ؟ یہ تو دُکھ اور ایذا پہنچانے کا ایک ہتھیار تھا۔ یہ سنگین مجرموں کے لئے تھی۔ اس میں کسی کے لئے بھی کوئی کشش نہیں تھی۔ یہ دُکھ اور شرم کا نشان تھی۔ پولس رسول اس پر کیوں فخر کرتا ہے ؟

وہ اس لئے فخر کرتا ہے کیونکہ یہ دنیا کی امید اور ہر زمانہ کے لوگوں کے خواب کی تعبیر تھی۔ اس کے وسیلہ سے باغی انسان پر خدا کے پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اِس پر اس لئے بھی فخر کرتا ہے کیونکہ اس پر ایک ایسا بے غرض اور بے لوث کام سر انجام دیا گیا جو آج تک کسی انسان یا فرشتے نے نہیں کیا۔ اُس نے اِس بدشکل اور بے کشش شہتیر پر جس پر خدا کا بیٹا مصلوب ہُوا دنیا کی اُمید، ایمانداروں کی گناہ کی غلامی سے مخلصی اور انسان سے خدا کی محبت کو دیکھا۔

صلیب کی چار نعمتیں

صلیب کے چار فوائد ہیں۔ صلیب کے یہ فوائد ۲۔ کرنتھیوں باب ۵ میں ملتے ہیں۔

پہلا: میل ملاپ

بائبل مُقدس میں مرقوم ہے کہ "خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ

دنیا کا میل ملاپ کر لیا اور ان کی تقصیروں کو ان کے ذمہ نہ لگایا اور اُس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا" (۲-کرنتھیوں ۵: ۱۹)-

لفظ "میل ملاپ" کا مطلب صلح صفائی ہے اور خداوند مسیح کی صلیب نے یہ کام بطریق احسن انجام دیا ہے۔ صلیب پر مرتے ہوئے ایک تنہا شخص نے تمام دنیا کی کُل حکمت اور قوت سے بڑھ کر خدا کے ساتھ انسان کی ٹوٹی ہوئی رفاقت کو پھر بحال کر دیا ہے۔

میں اپنی کمزوریوں کے باعث خداوند مسیح کے کفارہ کے بھید کو پُورے طور پر سمجھنے سے قاصر ہوں۔ میں صرف یہ جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو اُن پر بھروسہ رکھتے ہوئے سادہ ایمان کے ساتھ اُن کے پاس آتے ہیں ان کے گناہ کے داغ دھبے مٹ جاتے ہیں اور اُن کی خدا کے ساتھ صلح ہو جاتی ہے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے "اور اُس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اُسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے ..." (کلسیوں ۱: ۲۰)-

خدا کے ساتھ ایک ہونا

مسیح کے وسیلہ سے ہمارا جو میل ملاپ ہُوا ہے اُس کے تین پہلو ہیں۔

پہلا: خدا کے ساتھ میل ملاپ۔ علم الٰہی میں میل ملاپ کے لئے لفظ "کفارہ" استعمال ہُوا ہے۔ اس لفظ سے مسیحی کا دل خوشی سے بھر جانا چاہیئے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اس کے گناہ ڈھانپ دیئے اور اُس کا اس کے ساتھ میل ملاپ ہو گیا

ہے۔ آپ میں سے ہزاروں ہوں گے جو خدا کے ساتھ میل ملاپ کے متمنّی ہوں گے!۔

کیا آپ کا ضمیر آپ کے لئے پریشانی کا باعث ہے؟ کیا آپ کا دل اطمینان اور خوشی سے خالی ہے؟ کیا آپ خدا سے دُور ہیں؟ آپ کو یہ اطمینان مِل سکتا ہے لیکن اِس کے لئے آپ کو کلوری کا سفر اختیار کرنا ہوگا کیونکہ صرف وہی ایک راہ ہے جو انسان کو خدا سے ملاتی ہے۔

دوسرا: صلیب کے نتیجہ کے باعث ہمارا دوسروں کے ساتھ بھی میل ملاپ ہو جاتا ہے۔ مسیحی زندگی کا ایک ثبوت وہ محبت ہے جو ہم دوسروں کے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ ہم خدا کے ساتھ تو محبت رکھیں لیکن اپنے ہم جنس انسانوں کے ساتھ نفرت کریں۔

کیا آپ کے دل میں دشمنی ہے؟

اگر آپ کسی سے نفرت کرتے ہیں تو بہتر ہے کہ آپ واپس کلوری پر جائیں اور صلیب کو غور سے دیکھیں اور جو کچھ خداوند مسیح نے فرمایا اُسے سُنیں "اے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں" (لوقا ۲۳: ۳۴)۔ صرف مسیح ہی ہمیں ان لوگوں سے جنہیں ہم پیار نہیں کرتے پیار کرنا سکھا سکتا ہے۔

مجھے ایک شخص نے خط لکھا کہ "جب تک ہمارے شہر میں آپ کے بشارتی جلسے نہیں ہُوئے تھے میرے دل میں نسلی تعصب اور نفرت پائی جاتی تھی۔ میں انتہا پسندوں کے ٹولے میں شامل ہو کر

دہشت گردی شروع کرنے ہی والا تھا" یہی آدمی ہماری میٹنگوں میں آنے لگا یہاں تک کہ ایک رات اس نے مسیح خداوند کو قبول کر لیا۔ اس نے کہا کہ پھر تمام نفرت، تعصب اور تلخی فوراً جاتی رہی۔ جب میں صلاح کاری کے کمرہ میں تھا تو اُس وقت ایک دوسری نسل کا شخص میرے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے میں نے اس آدمی کا ہاتھ بڑی محبت سے پکڑ لیا جس کا چند گھنٹے پیشتر مَیں سخت مخالف تھا۔ میرا نسلی امتیاز جاتا رہا۔ اب میں ہر شخص سے خواہ اُس کا رنگ کیسا ہی کیوں نہ ہو محبت رکھتا ہوں"

وجہ

یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ جس نسلی امتیاز کا آج دنیا کو سامنا ہے اُس کا علاج صرف خداوند یسوع مسیح کے پاس ہے۔ جب تک تمام قومیں مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کرتیں وہ ایک دوسرے سے محبت نہیں کر سکتیں۔ خداوند مسیح آپ کو ایسی فوق الفطرت محبت دے سکتے ہیں جس سے آپ ان لوگوں سے بھی جن سے کسی صورت میں محبت نہیں رکھ سکتے محبت رکھنے کے قابل بن جائینگے۔ دُنیا میں بے شمار لوگ ہیں جو باطنی کھنچاؤ اور مسائل سے دوچار ہیں۔ پولس رسول اِس قسم کے ایک مسئلہ کے متعلق لکھتا ہے "جس نیکی کا ارادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا اُسے کر لیتا ہوں" (رومیوں ۷: ۱۹)۔ خداوند مسیح آپ کو زندگی کی اُلجھن اور ابتری سے نکال سکتے اور ایسا دلی اطمینان اور

خوشی بخش سکتے ہیں جس سے آپ پہلے واقف نہیں ہوتے۔ وہ انسان کی باطنی حالت کو جانتے ہیں (دیکھئے یوحنّا ۲: ۲۴-۲۵)۔ اور باطنی کشمکش پر غالب آسکتے ہیں۔

دُوسرا: مخلصی

۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱ میں ہم پڑھتے ہیں "جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔" کفّارہ کی تعلیم یہی ہے کہ خداوند مسیح کتابِ مُقدّس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مؤا۔ یہ خوشخبری کا مرکزی نکتہ ہے اور یہ مسیحیت کو دنیا کے مذاہب میں واحد نجات بخش ایمان والا مذہب قرار دیتا ہے۔

مشہور مؤرخ آرنلڈ ٹائن بی ایک چینی نرس کے متعلق بتاتے ہیں جو ایک مسیحی گھر میں بچوں کی نگہداشت کرتی تھی۔ اہل خانہ نے محسوس کیا کہ وہ بڑی حیران سی دکھائی دیتی ہے، لہٰذا انہوں نے اُس سے اس کی وجہ پوچھی۔ اُس نے کہا "مَیں ایک بات نہیں سمجھ سکتی۔ آپ لوگ نیک اطوار ہیں اور اپنے بچوّں سے محبت رکھتے ہیں لیکن اِس کے باوجود بھی آپ نے ایک ایسے مجُرم کی تصویر آویزاں کر رکھی ہے جس کو ہاتھوں اور پاؤں میں کیل ٹھونک کر اذیّت دی جا رہی ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آپ بچوّں کے سامنے ایسی خوفناک تصویر کی نمائش کیسے کر سکتے ہیں!"

ٹائن بی فرماتے ہیں کہ "صلیب کے متعلق اُس چینی نرس کا ردِّعمل وہی تھا جو قبل از مسیح یونانی، رومی جبریہ مذہب کے معتقد یا کھاؤ

فلاسفروں کا ہوتا ہے"
تاہم ٹائن بی جیسے مشہور مؤرخ اور دیگر داناؤں کے نزدیک صلیب اور اس کی منادی کو اکثر بے وقوفی گردانا جاتا ہے۔ محبت کے باعث دکھ اُٹھانیکے جلال اور پُر محبت خدا کے دکھ اُٹھانے والے پیار کو دنیاوی عقل سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن ہم میں سے وہ لوگ جنہوں نے مرتے ہوئے نجات دہندہ کی جھلک دیکھی ہے وہ خدا کی اس محبت کے لئے اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔

۲-کرنتھیوں ۵ : ۱۵ میں مرقوم ہے کہ "وہ اس لئے سب کے واسطے مؤا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اس کے لئے جو اُن کے واسطے مؤا اور پھر جی اُٹھا"

پولس رسول صلیب کے زندگی بخش پہلو کو بخوبی سمجھتا تھا لہٰذا اُس نے کہا "اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں"

صلیب کے اس نیا بنا دینے والے پہلو میں ہزاروں ایسے مرد و خواتین شامل ہیں جو اس کی قوت کا تجربہ رکھتے ہیں۔ مُقدس اوگسطین دنیا اور اس کی بطالت کی پیروی کرنے کے بعد صلیب کے سایہ میں پناہ لینے کو دوڑے۔

جان وسلی نے کئی سالوں تک خدا کے ساتھ صلح کی کوشش کرتے رہنے کے بعد بالآخر گنہگاروں کے لئے صلیب پر مسیح کے بہائے ہوئے خون کے وسیلہ سے نئی پیدائش کی پیشکش کو قبول کر لیا اور ان کے دل کو بڑے عجیب طریقہ سے تسلی مِل گئی۔

ایک غریب سا گشتی قلعی گر جان بنیئن جب صلیب سے متاثر ہوا تو اُس نے نئے دل اور الہام پذیر قلم سے اپنی مشہور زمانہ کتاب "مسیحی مسافر" لکھی۔

الزبتھ الیئٹ کی پرورش ایک مسیحی گھر میں ہوئی تھی۔ لیکن جب وہ صلیب کی تبدیل کرنے والی قدرت کے زیر سایہ آئی تو اس کے دل کو ایک پُراسرار اور عجیب اطمینان مل گیا۔ یہی وہ اطمینان تھا جس کی مدد سے اس نے ایکویڈر کے ملک کے وحشی اور غیر مذہب قبائل میں مسلسل خطرات کے درمیان سکونت اختیار کی۔

صلیب کی قدرت

دُنیا کے ہر خطے میں مرد عورتیں صلیب کی قدرت اور تاثیر کا تجربہ کر رہے ہیں۔

کچھ عرصہ پیشتر ایک شخص نے افریقہ سے لکھا کہ "میں اپنے قبیلے کا سردار ہوں۔ میں نے انگریزی لکھنا اور بولنا ایک مشنری سکول میں سیکھا۔ میں کافی عرصہ سے مسیحی منادی سُنتا آ رہا ہوں۔ ہمارے پاس گاؤں میں ریڈیو ہے اور میں ہر روز آپ کا پروگرام سُنتا ہوں۔ گذشتہ ہفتے جب آپ نے ریڈیو پر کہا کہ ہم اپنا سر جھکائیں اور اپنی زندگیاں خداوند یسوع کو دیں تو میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ یہ جانا کہ خدا کے اطمینان کا کیا مطلب ہے۔ اُس لمحہ سے میری زندگی بدل چکی ہے۔"

جس طرح خداوند مسیح نے اُس افریقی سردار کی زندگی بدل دی

اُسی طرح وہ آج آپ کی زندگی بھی خواہ آپ کسی مقام پر کیوں نہ ہوں بدل سکتے ہیں۔

ہمارے اخبارات میں ایک عظیم کھلاڑی کی کہانی شائع ہوئی جس نے ہماری بشارتی میٹنگوں میں مسیح کو قبول کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ "میں بچ گیا ہوں اور میری زندگی مکمل طور پر تبدیل ہو گئی ہے۔ اب میں اپنا زیادہ وقت خداوند یسوع کی خدمت میں صرف کیا کروں گا" یہ صرف مسیح کا نیا بنانے والا خون ہی ہے جو کسی شخص کی زندگی اس طرح تبدیل کر سکتا ہے۔ کیا خداوند مسیح نے آپ کی زندگی بھی تبدیل کی ہے؟ کیا آپ نے اُن کو اجازت دی کہ وہ آپ کی زندگی بدل کر آپ کو نیا انسان بنا دیں؟ یہ آپ آج ہی مسیح پر ایمان لا کے کر سکتے ہیں۔

چوتھا: راستبازی

"جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"۔ صلیب کے ذریعہ خداوند مسیح نے نہ صرف ہمیں اپنی محبّت اور زندگی دی بلکہ اپنی طبیعت بھی۔

ایک بے اولاد جوڑا ایک بچّہ کو لے پالک بنا سکتا ہے۔ وہ اُس سے محبّت رکھ سکتے، اس کی ضروریات پوری کر سکتے اور اُسے قانونی طور پر اپنا بنا سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات وہ نہیں کر سکتے یعنی وہ اُسے اپنی طبیعت اور شخصیت نہیں دے سکتے۔ جب کوئی کہتا ہے کہ "وہ اپنے باپ کی مانند ہے" تو وہ مسکرا کر شکریہ تو ادا کر دیتے ہیں لیکن وہ جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ لیکن جب خدا ہمیں صلیب

کے وسیلہ سے اپنے خاندان میں قبول کرتا ہے تو ہمیں ایک نئی طبیعت دیتا ہے۔ وہ ہمیں اپنی راستبازی دیتا ہے۔

چار باتیں

خدا میل ملاپ کی پیشکش کرتا ہے۔ کیا آپ کا خدا سے میل ہو گیا ہے؟ کیا آپ کی اُس کے ساتھ صلح ہے؟

وہ مخلصی پیش کرتا ہے۔ کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میرے گناہ مسیح کے خون سے دُھل گئے ہیں؟

خدا نئی پیدائش پیش کرتا ہے۔ کیا آپ کے پاس روحانی زندگی ہے؟ کیا آپ خدا میں زندہ ہیں؟

وہ ہمیں راستبازی پیش کرتا ہے۔ کیا آپ میں مسیحی خصوصیات ہیں؟ کیا آپ اپنی قابلیت پر بھروسہ کرتے ہیں یا نجات دہندہ کے نجات بخش فضل پر؟ وہ اس لئے مُوا تاکہ آپ اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں۔

امریکہ اور سپین کی جنگ کے دوران ایک سپینی جہاز سین ڈی اوگو کی بندرگاہ میں ڈبو دیا گیا۔ کسی نے پانی میں لکڑی کی صلیب تیرتی ہوئی دیکھی اور چلا کر ڈوبتے ہوئے ملاحوں کو کہا "صلیب کو پکڑ لو اُس سے چمٹے رہو اور بچ جاؤ۔" میرا بھی آج آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ ایمان کے ساتھ صلیب کو پکڑ لیں اور بچ جائیں۔

خداوند مسیح کی قربانی کو جو اُنہوں نے صلیب پر دی قبول کرنے سے آپ کے گناہ بھی دُھل سکتے ہیں اور آپ کی زندگی تبدیل ہو سکتی ہے۔

جس طرح سُورج کی شعاعوں کو قید کر کے فیکٹریاں چلائی جا سکتی ہیں ویسے ہی صلیب کے اِن چار پہلوؤں کو قبول کرنے سے آپ کی زندگی میں بھی ایک عجیب قوّت آ سکتی ہے۔

آپ آج ہی گناہ سے منہ موڑ کر صلیب کے پاس آئیں۔ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں اور اسی لمحہ انہیں اجازت دیں کہ وہ آپ کی زندگی تبدیل کر دیں۔

ساتواں باب

عظیم گناہ
اور
عظیم ترین نجات

انسان گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ پیدا ہُوا ہے اور جب تک خدا کی قدرت اُسے تبدیل نہ کرے وہ ناقابلِ بیان بدی کا مرتکب ہونے اور ظلم وستم ڈھانے کا اہل ہے۔ تاہم کسی کو بدی کی ان فطری قوتوں کے تسلط میں رہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا کی قدرت انجیل کی خوشخبری کے وسیلہ سے اُسے اِن سے رہائی دلا سکتی ہے۔

اپنی وحشیانہ خصلت تک اترنے سے انسان کو صرف یہ بات روک سکتی ہے کہ وہ توبہ کرکے خدا کی طرف پھرے۔ انسان بہت جلد معاشرہ کے بارے میں اپنی ذمہ داری کو بھلا دیتا ہے لیکن اگر اس کو خدا کا عرفان حاصل ہو جائے تو پھر اس کی زندگی میں ایک روحانی قوت آجاتی ہے جو اسے گمراہ ہونے سے بچاتی ہے۔

اگر انسان خدا کی ہستی سے منکر ہو جائے تو پھر وہ بدی کرنے میں بے لگام ہو جاتا ہے۔ کوئی شے بھی انسان کو اتنی اخلاقی بنیاد مہیا نہیں کر سکتی جتنا یہ ایمان کہ اِس پر نہ صرف سماج کی طرف سے ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں بلکہ وہ سب سے پہلے خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ ایوب نے ایک مرتبہ فرمایا "دیکھ میں ناچیز ہوں" (ایوب ۴۰: ۴) اور پھر کہا مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے" (ایوب ۴۲: ۶)۔ زبور نویس کہتا ہے"۔... میرے جسم میں صحت نہیں ... کیونکہ میری بدی میرے سر سے گذر گئی" (زبور

بائبل مقدس فرماتی ہے "تم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے؟ کیا اِن خواہشوں سے نہیں جو تمہارے اعضا میں فساد کرتی ہیں؟ تم خواہش کرتے ہو اور تمہیں ملتا نہیں۔ خون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ تم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔ تمہیں اس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں" (یعقوب ۴: ۱-۲)۔

تاریخ کا سبق

کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر بٹرفلیڈ فرماتے ہیں" تاریخ انسان کے عالمگیر گناہ پر سے پردہ اٹھاتی ہے"۔ لیکن اس کے باوجود بھی انسان اپنے روحانی اندھے پن کے باعث اس بات کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے کہ اُس کی بیماری کی وجہ گناہ ہے۔ وہ بائبل مُقدس کی تشخیص کو تسلیم نہیں کرتا۔

نسلِ انسانی کی تاریخ گناہ کی تاریخ ہے۔ آپ کسی بھی طرف نظر

دوڑائیں آپ کو ہر نسل کے انسان کی زندگی اور حالات میں گناہ کے اثرات ملیں گے۔ ہر شخص اُس کی لعنت اور بدنتائج کو محسوس کرتا ہے۔

اپنے باپ دادوں کی طرح آج ہم بھی گناہ کی موجودگی سے آگاہ ہیں۔ اس نے ہمیں ایسے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے جس سے ہم از خود آزاد نہیں ہو سکتے۔ فلاسفر اور دانشور جنہوں نے نتائج اخذ کرتے وقت بائبل مُقدّس کی تعلیمات کو بنیاد نہیں بنایا وہ بھی اِس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ نسلِ انسانی کہیں نہ کہیں خطا کھا گئی ہے۔

ہم پولیس اور قید خانوں کے بغیر کام نہیں چلا سکتے۔ ہمارے پاگل خانوں اور دماغی امراض کے ہسپتالوں میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جرائم اور تشدّد زوروں پر ہیں۔ پوشیدہ سماجی گناہ گواہی دے رہے ہیں کہ انسان اپنے اور اپنی نفسانی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتا۔ وہ اپنی خواہشات اور گناہ کا غلام ہے۔

بائبل مُقدّس فرماتی ہے کہ گناہ ہمارے ظاہری بداعمال سے جو اس زندگی میں مُصیبت کا باعث بنتے ہیں کہیں زیادہ سنگین ہے۔ گناہ خدا کے خلاف جُرم ہے اور خدا اسے اپنے خلاف بغاوت تصوّر کرتا ہے۔

خُدا گُناہ سے نفرت کرتا ہے

جب میں خداوند یسوع مسیح کی صلیب پر نگاہ کرتا ہوں تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ گناہ کتنا گھناؤنا فعل ہے۔ مسیح کی صلیبی موت

انسانی فطرت کے خلاف خدا کے فتوے کی بڑی شہادت ہے۔
یسوؔع مسیح نے صلیب پر ہی ہمارے گناہوں کی سزا کو قبول کیا تھا۔
بائبل مُقدّس فرماتی ہے " جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اُس نے
ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہوکر خدا کی راستبازی
ہو جائیں " (۲۔کرنتھیوں ۵ : ۲۱)۔

اُس ہولناک تاریکی کے وقت خدا نے بڑے عجیب اور جلالی طور پر خداوند مسیح کو ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔ انہوں نے گناہ کی سزا برداشت کی اور ہمارے بدلے اپنی جان دی تاکہ جو اُن پر ایمان لائیں ہلاک نہ ہوں بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائیں۔ اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کے گناہ خدا کی نظریں کتنے سیاہ ہیں تو صلیب پر غور سے نگاہ کریں۔ فی زمانہ ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ خدا تو لازماً گناہ معاف کر دے گا یا وہ اتنا پُر محبّت ہے کہ گناہ کی عدالت نہیں کریگا۔ لیکن یہ کہنا خدا پر اخلاقی طور پر لاتعلق رہنے کا الزام ہے۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ گناہ ہماری نفسیاتی مجبوری ہے جس کے لئے ہم قصور وار نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ لیکن خدا گناہ معاف نہیں کرتا۔ وہ ہمیں ذمّہ دار ٹھہراتا ہے۔ وہ اُسے اتنا ہولناک اور اہم سمجھتا ہے کہ اُس نے اس کے لئے اذیّت ناک موت سہنے کی خاطر اپنے بیٹے کو بھیج دیا۔ وہ یقیناً گناہ کی عدالت کرے گا۔

اگر گناہ کو معاف کرنے کا کوئی اور طریقہ ہوتا تو خدا کبھی بھی اپنے بیٹے کو صلیب اُٹھانے کو نہ بھیجتا۔ جہاں تک دیگر معاملات کا تعلق ہے خداوند مسیح تمام انسانوں سے زیادہ کشادہ دل تھے لیکن

گناہ اور نجات کے بارے میں اُن کے فیصلے میں لچک نہ تھی۔ اُنہوں نے ظاہر کر دیا کہ انسان کے لئے نجات حاصل کرنے کی واحد راہ صلیب ہے۔ انسان کے گناہ کا اور کوئی علاج نہیں۔

دس احکام کو عالمگیر سند حاصل ہے۔ صرف یہودی یا مسیحی ہی نہیں بلکہ تمام دنیا خدا کی شریعت کے الٰہی اختیار کی قائل ہے۔ اس کا نقش ہر شخص کے دل پر کندہ ہے۔

آپ دنیا کے کسی خطہ میں چلے جائیں آپ کو خدا کی شریعت انسان کے ضمیر میں رچی بسی ملے گی۔ دنیا میں ہر جگہ ایسے لوگ ہیں جو ضمیر کی شریعت یعنی دس احکام یا پہاڑی وعظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ناکام رہتے ہیں۔

بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ خدا کی نظر میں تمام دُنیا مُجرم ہے۔ انسانی فطرت سخت بیمار ہے اور اُسے علاج کی اشد ضرورت ہے۔ تاوقتیکہ علاج مہیا نہیں ہوتا ہم سخت خطرہ میں ہیں۔ اس وقت فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔ لیکن انسان کی صحت یابی کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ انسان کی اس بیماری کا علاج اُس کے نیک اعمال یا خدا کی شریعت پر عمل درآمدگی نہیں ہے بلکہ صرف خداوند یسوع مسیح کی صلیب۔

بائبل مُقدس فرماتی ہے "کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جسکے وسیلہ سے ہم نجات پاسکیں" (اعمال ۴ : ۱۲)۔

انسان کے گناہوں کی معافی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ

ہے خداوند یسوع مسیح کا خون ۔۔۔۔۔ اس کے بیٹے کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے" (۱۔یوحنا ۱ : ۷)۔ تمام نسلِ انسانی کا علاج یہی ہے۔ خدا کی طرف سے خداوند مسیح کی صلیب اس بات کی ضمانت ہے کہ اُس کا علاج ممکن ہے۔

خُداوند مسیح مُعاف کرتے ہیں

خُداوند یسوع مسیح کے صلیبی کلمات میں وہ الفاظ بھی شامل ہیں جو اُنہوں نے چور سے مخاطب ہو کر کہے۔ مرتے چور نے مسیح سے کہا "جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا"۔ یہ ایسا شخص تھا جس نے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ لیکن خداوند مسیح نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا "آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (لوقا ۲۳ : ۴۲-۴۳)۔

آپ میں سے ہر ایک کو جو مایوسی، پریشانی، خوف، گناہ اور آزمائشوں میں گھیرے ہوئے ہیں خداوند یسوعؑ مسیح معافی کی پیشکش کرتے ہیں۔ آپ کو جو کہ بے شمار اخلاقی اور ذہنی مسائل سے دوچار ہیں وہ ذہنی سکون اور ایسی خوشی کی پیشکش کرتے ہیں جو بیان سے باہر ہے (۱۔پطرس ۱:۸)۔ "خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُؤا" (رومیوں ۵ : ۸)۔

شاہِ یہوداہ منسّی ایک بدکار شخص تھا لیکن جب اُس نے اپنے گناہوں سے توبہ کی تو خدا نے اُسے معاف کر دیا (۲۔تواریخ ۳۳ : ۱-۱۶)۔ خدا کا فضل ازل سے ابد تک قائم ہے جو پستی کی

گہرائیوں میں پہنچ کر بدترین آدمیوں کو اُٹھاتا اور اُنہیں تبدیل کر دیتا ہے۔ جب آپ ایمان کے ساتھ خداوند مسیح کے پاس آتے اور اُسے قبول کرتے ہیں تو خواہ آپ کے گناہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں آپ کے لئے بھی اُمید ہے۔

آٹھواں باب

چوتھا آدمی

۵۸۶ ق م میں شاہِ بابل بنوکدنضر نے اسرائیل کی ننھی سی مملکت پر حملہ کر کے اُسے زیر کر لیا اور اس کے کچھ لوگوں کو اسیر کر کے بابل لے گیا۔ ان اسیروں میں چار نوجوان دانی ایل، سدرک، میسک، عبدنجو تھے۔ ان نوجوانوں نے فیصلہ کیا کہ گو وہ اپنے ملک سے سینکڑوں میل دُور ہیں اور ایک بُت پرست اور بد اخلاق قوم کے درمیان ہیں تو بھی وہ خدا کے لئے زندگی بسر کریں گے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے ایمان کا سودا نہیں کریں گے۔ خواہ اُنہیں کتنی ہی قیمت ادا کیوں نہ کرنی پڑے وہ خدا کو ہر حالت میں اوّل درجہ دیں گے۔ دریں اثنا انہیں بابلی طور طریقوں پر تربیت دی جاتی رہی اور ترقی بھی دی گئی یہاں تک کہ دانی ایل بالآخر وزیرِ اعظم بن گیا۔

ایک دن بنوکدنضر کے دل میں خیال پیدا ہُوا۔ غالباً اُس کے کسی مشیر نے اُسے صلاح دی کہ وہ اپنا بُت بنوائے اور تمام رعایا اُس کی پوجا کرے۔ بادشاہ نے اس صلاح کے مطابق اپنا نوّے فٹ بلند بُت بنوا کر تمام ممالک کے بادشاہوں، حاکموں، فوجی سپہ سالاروں

امرا اور وزرا کو بلایا کہ اُسے دیکھیں۔ پھر اُس نے اُن سب کو حکم دیا کہ وہ اُسے جھک کر سجدہ کریں۔

کاش، ہم اُس منظر کو دیکھ سکتے! وہ بڑا ہی رنگین منظر ہوگا۔ ساز دل کی دلنواز موسیقی کانوں میں رس گھول رہی ہو گی، شہنائیاں بج رہی ہوں گی اور پھر نقیبِ شاہی نے اعلان کیا ہوگا کہ تمام لوگ جُھک کر اُس بُت کی پرستش کریں اور جو انکار کرے گا اُسے فوراً آگ میں ڈال کر جلا دیا جائے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ بت پرست مذاہب نے کبھی بھی ظلم وستم ڈھانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ رومی حکومت کے زمانہ میں بادشاہوں نے لوگوں سے پرستش کا مطالبہ کیا۔ بائبل مُقدّس آگاہ کرتی ہے کہ آخری زمانہ میں جب مخالفِ مسیح ظاہر ہوگا تو دنیا کا ایک عظیم مذہب لوگوں کو ایک حیوان کی پرستش کرنے پر مجبور کرے گا (مکاشفہ باب ۱۳)۔ شیطانی قوتیں اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں گی اور عالمگیر سطح پر لوگوں کو خدا کے خلاف بغاوت پر اُکسائیں گی۔

بالآخر یہ دنیا خداوند مسیح کی ہے کیونکہ وہ ایک دن اُس پر شہنشاہوں کے شہنشاہ کے طور پر حکومت کریں گے۔ لیکن خدا کی تجویز یہ تھی کہ وہ پہلے ہماری جگہ لے کر ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر مریں۔ شیطان نے اُن کو ایک آسان راستے کی پیشکش کی۔ اُس نے آزماتے وقت اُن کو تمام دنیا کی شان و شوکت دینے کی پیشکش کی بشرطیکہ وہ اُسے جُھک کر سجدہ کریں۔ وہ آج بھی بہت سے نوجوانوں کو کہتا ہے کہ "میری پیروی کرو، میری خدمت کرو اور میرے راستے پر چلو تو میں

نہیں کُل دنیا دے دوں گا"۔
تھوڑے عرصہ کے لئے وہ یہ دنیا اور اس کی مُسرتیں ضرور دیتا ہے لیکن پھر سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ وہ آپ کو یہ نہیں بتاتا کہ اس راہ کا انجام ہلاکت، عدالت اور جہنم ہے۔ وہ تمام کہانی بیان نہیں کرتا وہ تمام خطرات کی پردہ پوشی کرتا اور رنگ رلیوں کے سبز باغ دکھا کر کہتا ہے" اگر تم مجھے سجدہ کرو تو یہ سب کچھ تمہارا ہے۔ جاؤ اور عیش کرو۔ بائبل قطعی غلط ہے۔ تم ہرگز نہ مرو گے۔ تم پکڑے بھی نہیں جاؤ گے۔ تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں ہو گا"۔
یہ تین یہودی نوجوان سدرک، میسک اور عبدنجو بڑے شش و پنج میں مُبتلا تھے۔ وہ حیران تھے کہ آیا وُہ اُس جھوٹے دیوتا کی پرستش کریں یا اپنے ایمان کی خاطر آگ میں جل مریں! اُنہیں ان دونوں باتوں میں سے ایک کے حق میں فیصلہ کرنا تھا۔ اُن دنوں میں بابل میں فالگیروں نجومیوں اور جادوگروں کی بھرمار تھی اور وہ تمام بادشاہ کے مشیر تھے۔ پس ساری بات اس نکتہ پر آکر ٹھہر گئی کہ کون درست ہے؟ یہ تین یہودی نوجوان جو اپنے خدا پر ایمان رکھتے ہیں یا نجومی اور جادوگر؟
یہ یہودی نوجوان کیا کر سکتے تھے؟ جب سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کھڑے رہے۔ ان کے دل میں خیال پیدا ہُوا ہو گا کہ کیا وہ جُھک جائیں؟ کیا وہ ایک طرف تو خدا کو اور دوسری طرف شیطان کو خوش کر سکتے ہیں؟ کیا وہ ایک قدم آسمان کی بادشاہی میں اور دوسرا قدم دنیا میں رکھ سکتے ہیں؟
اگر یہ تین نوجوان جھک کر سجدہ کرتے تو مُصیبت سے بچ سکتے تھے۔ وہ کہہ سکتے تھے کہ" ہم پر فرض ہے کہ ہم ملکی قوانین کا احترام

کریں۔" میں قانون کے احترام کا قائل ہوں لیکن ایک ایسا قانون بھی ہے جو تمام قوانین سے برتر ہے۔ یہ خدا کا قانون ہے اور اُس کا تعلق اس کی پرستش سے ہے۔ میں تمام قوانین پر عمل کروں گا خواہ میں انہیں کتنا ہی ناپسند کرتا ہوں لیکن خدا کی پرستش کرنے سے انکار کرنے کے حکم پر عمل نہیں کر سکتا خواہ اِس کا مطلب موت ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نوجوان قدیم بابل کے تمام قوانین پر عمل کرتے تھے لیکن اِس حکم کے متعلق ان کا رویہ کیسا تھا؟

وہ کہہ سکتے تھے کہ "اِس کا تعلق تو صرف ظاہر سے ہے۔ مذہب کا تعلق تو دل سے ہوتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ ہم دل میں اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم دکھاوے کے لئے سجدہ کریں گے لیکن باطنی طور پر اپنے ایمان میں قائم رہیں گے۔" لیکن خداوند مسیح کے فرمان کے مطابق آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ "جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اس کا انکار کروں گا"۔ ہمارے لئے لوگوں کے سامنے خداوند مسیح کا اقرار کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ ہمیں خفیہ شاگرد بننے کا حق عطا نہیں کرتے۔

یہ تینوں نوجوان اُس دن گھر میں ٹھہر سکتے تھے۔ غالباً انہیں یہ حق حاصل تھا لیکن اس دن ان کے پاس گواہی دینے کا موقع بھی تھا۔ وُہ سجدہ نہ کر کے دیگر ممالک سے آئے ہوئے لاتعداد لوگوں کے سامنے زندہ اور برحق خدا کی گواہی دے سکتے تھے۔ لیکن اگر وہ اپنے گھر میں ٹھہرے رہتے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بزدل ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ اُن نوجوانوں نے کیا فیصلہ کیا؟ انہوں نے

ارادہ کیا کہ خواہ کتنی ہی بڑی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے وُہ بُت کے سامنے سجدہ نہیں کریں گے۔ لہٰذا جب سازندوں نے موسیقی کی دُھن بجانی شروع کی اور شاہی نقیبوں نے اعلان کیا تو تمام بادشاہی اُمرا و وُزرا اور عوام نے جُھک کر سجدہ کیا لیکن یہ تین نوجوان کھمبے کی طرح سیدھے کھڑے رہے۔

لوگوں نے جُھکے ہُوئے کانا پھُوسی شروع کر دی "ذرا اُدھر دیکھو! یہ نوجوان سجدہ کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اب اُنہیں آگ میں جھونک دیا جائے گا" پھر لوگوں نے بادشاہ سے عرض کی "حضور! کیا آپ نے سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ جن تین آدمیوں کو آپ یروشلیم سے اسیر کر کے لائے تھے اُنہوں نے آپ کا حکم نہیں مانا۔ اب آپ کیا فرماتے ہیں؟"

بادشاہ یہ سُن کر سخت طیش میں آیا اور اُن نوجوانوں کو اپنے حضور پیش کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ حاضر کئے گئے تو بادشاہ نے پوچھا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ میں نے اُس بُت کی پرستش کرنے کا حکم دیا تھا اور تم نے انکار کر دیا۔ اب میں تمہیں ایک اور موقع دیتا ہوں۔ اگر تم سجدہ نہیں کرو گے تو آگ کی بھٹی میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ ہم نے تمہاری تربیت پر کافی وقت اور روپیہ خرچ کیا ہے۔ شاید تم اب تک ہماری زبان نہیں سمجھتے۔ غالباً تم محسوس نہیں کرتے کہ یہ ہمارا دستور ہے۔ میں ایک اور موقع دُوں گا۔"

جب آپ خداوند مسیح کے پاس آتے ہیں تو شیطان کے کارندے آپ کو دیکھتے رہتے ہیں۔ لوگ آپ کو طرح طرح کے ناموں سے پکارتے

ہیں۔ جب ہم مسیح کے پاس آتے اُس کی پیروی کرتے اور اُسے اپنی زندگی میں اوّل درجہ دیتے ہیں تو ہمیں اِس قسم کی باتوں کی اُمید رکھنی چاہیئے۔ بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ "جتنے مسیح یسوع میں دینداری کے ساتھ زندگی گذارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے"۔ مسیحیوں پر بڑا دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے ہم شکل بن جائیں۔

شاہِ بابل نے اُن تین نوجوان عبرانیوں سے پوچھا "کیا یہ سچ ہے کہ تم نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا؟ کیا یہ سچ ہے؟ مشہور گیت نویس اسٹورٹ ہمبلن کے خداوند مسیح کو قبول کرنے کے بعد اُس کے ایک دوست نے اس سے پوچھا "اسٹورٹ! یہ تمہارے متعلق میں کیا سُن رہا ہوں کہ تم نے مسیح کو قبول کر لیا ہے اور اپنا طرزِ زندگی بدل دیا ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟" اسٹورٹ نے جواب دیا "دوست! جو کچھ خدا نے میرے لئے کیا وہ کوئی بھید نہیں ہے"۔ اس کے دوست نے جواب دیا "یہ تو کسی گیت کے بول معلوم ہوتے ہیں"۔ جب اسٹورٹ اپنے گھر گیا تو اُس نے اسی مصرعہ پر ایک گیت لکھا۔

لیکن جب بادشاہ نے ان یہودی نوجوانوں کو ایک اور موقع دیا تو انہوں نے جواب دیا "اے بنوکدنضر اس امر میں ہم تجھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ دیکھ ہمارا خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹی سے چھڑانے کی قدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ اور نہیں تو اے بادشاہ تجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کرینگے اور سونے کی مورت کو جو تو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کرینگے"۔

چنانچہ بادشاہ نے انہیں آگ کی بھٹی میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ لیکن جب سپاہی بادشاہ کے حکم کے مطابق انہیں بھٹی کے نزدیک ہو کر آگ میں ڈالنے لگے تو خود شعلوں سے بھسم ہو گئے۔ بادشاہ جہاں تک ممکن ہو سکا بھٹی کے نزدیک گیا اور جھانک کر اندر دیکھنے لگا کہ ان تین جوانوں کا کیا ہوا۔ اُس نے اُن تینوں کو آگ میں کھلے چلتے پھرتے دیکھا۔ پھر اُس نے گِنا۔ نہیں وہ تین نہیں بلکہ چار ہیں اور بائبل مُقدّس کے مطابق "چوتھے کی صورت الٰہزادہ کی سی ہے۔"

مجھے یقین ہے کہ وہ چوتھی شخصیت خداوند یسوع مسیح تھے۔ خدا نے ان تین یہودی نوجوانوں کے ایمان کو شرفِ قبولیت بخشا اور انہیں رہائی دلائی۔ اُن کے سروں کا ایک بال تک بھی نہ جھُلسا۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں رہائی ملے گی یا نہیں۔ ممکن ہے آپ میں سے بھی کسی کو شعلہ زن بھٹی میں ڈالا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اُس وقت خدا آپ کے ساتھ ہو گا۔ جب ہم خود کو خداوند مسیح کے سپرد کر دیتے ہیں تو خدا ہمارے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ ہماری تبدیلی کے وقت جو فرق پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم گناہ کی زنجیروں اور بندھنوں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

فی زمانہ متعدد لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ "ہم آزادی چاہتے ہیں۔ ہم مکمّل آزادی چاہتے ہیں۔" اُس دن بابلی مجمع میں جو لوگ حقیقتاً آزاد تھے وہ صرف تین نوجوان یہودی تھے جو اُس وقت آگ کی بھٹی

میں تھے۔ انہوں نے خدا کا حکم مانا اور اُس پر ایمان رکھا اور وہ آزاد تھے۔ اس دنیا میں حقیقی طور پر آزاد صرف وہی لوگ ہیں جو خداوند مسیح یسوؔع پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ چھڑائے ہوئے ہیں۔ خواہ دُنیا میں کچھ ہوتا رہے ان کے پاس اطمینان اور خوشی ہے۔

وہ تینوں نوجوان آگ کی بھٹی میں بڑے اطمینان اور خوشی کے ساتھ چل پھر رہے تھے۔ خداوند مسیح کی موجودگی میں کسی قسم کا تردّد نہیں ہوتا۔ کیا آپ خداوند مسیح کو جانتے ہیں؟ کیا آپ نے اُسے اپنے دل میں جگہ دی ہے؟

ختم شد